ماہنامہ
مشکوٰۃ
قادیان
مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کا ترجمان

جلد36 شہادت 1396ہش اپریل 2017ء شمارہ 4

نگران: رفیق احمد بیگ صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

ایڈیٹر:	عطاء المجیب لون
نائبین:	مبشر احمد خادم، نیاز احمد نائک
مینیجر:	طاہر احمد بیگ
مجلس ادارت:	سید عبدالہادی، نسیم احمد ڈار، آر محمود عبداللہ، اطہر احمد شمیم، لئیق احمد ڈار، شیخ ریحان احمد، اعجاز احمد میر
کمپوزنگ:	نیاز احمد نائک
ٹائٹل پیج:	آر محمود عبداللہ
دفتری امور:	عبدالرب فاروقی۔ مجاہد احمد سولیجہ انسپکٹر
مقام اشاعت:	دفتر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

ای میل ایڈریس
mishkat_qadian@yahoo.com

انٹرنیٹ ایڈیشن
http://www.alislam.org/mishkat

سالانہ بدل اشتراک
اندرون ملک: ۲۲۰ روپے بیرون ملک: ۱۵۰ امریکن $ یا متبادل کرنسی
قیمت فی پرچہ: ۲۰ روپے

احمدیہ مسلم جماعت کے متعلق جانکاری کے لئے
درج ذیل Toll Free No پر رابطہ کریں:
180030102131

مضمون نگار حضرات کے افکار و خیالات سے رسالہ کا اتفاق ضروری نہیں ہے

Printed and Published by Mohammad Nooruddin M.A and owned by Majlis Khuddamul Ahmadiyya Bharat Qadian and Printed at Fazl e Umar Printing Press, Harchowal Road, Qadian Distt. Gurdaspur 143516 Punjab India, and Published at Office Majlis Khuddamul Ahmadiyya Bharat, P.o Qadian, Distt. Gurdaspur 143516 Punjab India. Editor Ataul Mujeeb Lone

”قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہوسکتی“

(حضرت مصلح موعودؓ بانئ تنظیم مجلس خدام الاحمدیہ)

ضیا پاشیاں

☆	مضامین	صفحہ
☆	ضیا پاشیاں	2
☆	آیات القرآن	3
☆	انفاخ النبی ﷺ	3
☆	کلام الامام المہدی علیہ السلام	4
	امام وقت کی آواز	4
☆	خلاصہ خطبہ سیدنا حضرت امیرالمؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ارشادفرمودہ مؤرخہ 17/مارچ 2017ء بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن	5
☆	قادیان دارالامان کی مساجد کا تعارف	10
☆	مجلس خدام الاحمدیہ اور ہماری ذمہ داریاں	19
☆	آنحضرتؐ کی شان ختم نبوت حضرت مسیح موعودؑ کے ارشادات کی روشنی میں	25
☆	خدام الاحمدیہ کینیڈا کے ساتھ حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ کی میٹنگ	29
☆	نوجوان اپنی زندگیاں تبلیغ اسلام کی خاطر وقف کریں	33
☆	خلیفہ وقت سے ذاتی محبت	34
☆	اعلان سالانہ اجتماع 2017ء	36
☆	ملکی رپورٹیں	38
☆	اطفال کے صفحات	39

آیات القرآن

الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الرَّسُولَ النَّبِيَّ الْأُمِّيَّ الَّذِي يَجِدُونَهُ مَكْتُوبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيلِ يَأْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَاهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبَاتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ إِصْرَهُمْ وَالْأَغْلَالَ الَّتِي كَانَتْ عَلَيْهِمْ فَالَّذِينَ آمَنُوا بِهِ وَعَزَّرُوهُ وَنَصَرُوهُ وَاتَّبَعُوا النُّورَ الَّذِي أُنْزِلَ مَعَهُ أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ (الأعراف158)

وہ (لوگ) جو ہمارے اس رسول کی اتباع کرتے ہیں جو نبی ہے اور اُمّی ہے جس کا ذکر تورات اور انجیل میں ان کے پاس لکھا ہوا موجود ہے وہ ان کو نیک باتوں کا حکم دیتا ہے اور بُری باتوں سے روکتا ہے اور سب پاک چیزیں ان پر حلال کرتا ہے اور سب بُری چیزیں ان پر حرام کرتا ہے اور ان کے بوجھ (جو اُن پر لادے ہوئے تھے) اور طوق جو اُن کے گلوں میں ڈالے ہوئے تھے وہ ان سے دور کرتا ہے۔ پس وہ لوگ جو اس پر ایمان لائے اور اس کو طاقت پہنچائی اور اس کو مدد دی اور اس نور کے پیچھے چل پڑے جو اس کے ساتھ اتارا گیا تھا وہی لوگ بامراد ہوں گے۔

رَسُولًا يَتْلُو عَلَيْكُمْ آيَاتِ اللَّهِ مُبَيِّنَاتٍ لِيُخْرِجَ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ وَمَنْ يُؤْمِنْ بِاللَّهِ وَيَعْمَلْ صَالِحًا يُدْخِلْهُ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا قَدْ أَحْسَنَ اللَّهُ لَهُ رِزْقًا (الطّلاق12)

اللہ نے تمہارے لئے شرف کا سامان یعنی رسول اُتارا ہے جو تم کو اللہ کی ایسی آیات سناتا ہے جو (ہر نیکی اور بدی کو) کھول دیتی ہیں جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ مومن لوگ جو اپنے ایمان کے مطابق عمل کرتے ہیں' وہ اندھیروں سے نکل کر نور میں آ جاتے ہیں اور جو بھی اللہ پر ایمان لائے' اور اس کے مطابق عمل کرے وہ اس کو ایسی جنتوں میں داخل کرے گا' جن کے نیچے نہریں بہتی ہونگی۔ وہ اس میں ہمیشہ رہتے چلے جائیں گے اللہ نے ایسے شخص کو بڑی پسندیدہ روزی عطا فرمائی ہے۔

انفاخ النبی ﷺ

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَطَبَ احْمَرَّتْ عَيْنَاهُ وَعَلَا صَوْتُهُ وَاشْتَدَّ غَضَبُهُ حَتَّى كَأَنَّهُ مُنْذِرُ جَيْشٍ يَقُولُ صَبَّحَكُمْ وَمَسَّاكُمْ وَيَقُولُ بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ وَيَقْرُنُ بَيْنَ إِصْبَعَيْهِ السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطَى وَيَقُولُ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ خَيْرَ الْحَدِيثِ كِتَابُ اللَّهِ وَخَيْرَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَرَّ الْأُمُورِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ ثُمَّ يَقُولُ أَنَا أَوْلَى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ نَفْسِهِ مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِأَهْلِهِ وَمَنْ تَرَكَ دَيْنًا أَوْ ضَيَاعًا فَإِلَيَّ وَعَلَيَّ

(مسلم کتاب الجمعة باب تخفیف الصّلوٰة والخطبة)

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے ہمیں خطاب فرمایا۔ آپ ﷺ کی آنکھیں سرخ ہوگئیں، آواز بلند ہوگئی اور جوش بڑھ گیا۔ گویا یوں لگتا کہ آپ ﷺ کسی حملہ آور لشکر سے ہمیں ڈرا رہے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا وہ لشکر تم پر صبح کو حملہ کرنے والا ہے یا شام کو، آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا میں اور وہ گھڑی یوں اکٹھے بھیجے گئے ہیں۔ آپ ﷺ نے یہ کہتے ہوئے انگشت شہادت اور درمیانی انگلی کو ملا کر دکھایا کہ ایسے جیسے یہ دو انگلیاں اکٹھی ہیں۔ آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا اب میں تمہیں بتاتا ہوں کہ بہترین بات اللہ کی کتاب ہے اور بہترین طریق محمد ﷺ کا طریق ہے۔ بدترین فعل دین میں نئی نئی بدعات کو پیدا کرنا ہے۔ ہر بدعت گمراہی کی طرف لے جاتی ہے۔ آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا کہ میں ہر مومن کی جان سے بھی زیادہ اس کے قریب ہوں۔ جو شخص کوئی مال چھوڑ جائے تو وہ اس کے اہل وعیال کو ملے گا اور اگر کوئی شخص قرض چھوڑ جائے یا بے سہارا اولاد چھوڑ جائے تو اس کی ذمہ داری مجھ پر ہے۔

کلام الامام المہدی علیہ السلام

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

’’قرآن نے جھوٹوں پر لعنت کی ہے اور نیز فرمایا ہے کہ جھوٹے شیطان کے مصاحب ہوتے ہیں اور جھوٹے اور بے ایمان ہوتے ہیں اور جھوٹوں پر شیاطین نازل ہوتے ہیں اور صرف یہی نہیں فرمایا کہ تم جھوٹ مت بولو بلکہ یہ بھی فرمایا ہے کہ تم جھوٹوں کی صحبت بھی چھوڑ دو اور ان کو اپنا یار، دوست مت بناؤ اور خدا سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ رہو اور ایک جگہ فرماتا ہے کہ جب تو کوئی کام کرے تو تیری کلام محض صدق ہو ٹھٹھے کے طور پر بھی اس میں جھوٹ نہ ہو۔ اب بتلاؤ یہ تعلیمیں انجیل میں کہاں ہیں اگر ایسی تعلیمیں ہوتیں تو عیسائیوں میں اپریل فول کی گندی رسمیں اب تک کیوں جاری رہتیں۔ دیکھو اپریل فول کیسی بری رسم ہے کہ ناحق جھوٹ بولنا اس میں تہذیب کی بات سمجھی جاتی ہے یہ عیسائی تہذیب اور انجیلی تعلیم ہے۔‘‘

(نور القرآن حصہ دوم ص 33.34 جلد 9 ص 408.409)

نیز فرمایا: ’’حدیث میں آیا ہے وَمِنْ حُسْنِ اِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْکُ مَا لَا یَعْنِیْہِ۔ یعنی اسلام کا حسن یہ بھی ہے کہ جو چیز ضروری نہ ہو وہ چھوڑ دی جاوے۔ اسی طرح پر یہ پان، حقہ، زردہ (تمباکو)، افیون وغیرہ ایسی ہی چیزیں ہیں۔ بڑی سادگی یہ ہے کہ ان چیزوں سے پرہیز کرے۔ کیونکہ اگر کوئی اور بھی نقصان ان کا بفرض محال نہ ہو تو بھی اس سے ابتلا آجاتے ہیں اور انسان مشکلات میں پھنس جاتا ہے.. عمدہ صحت کو کسی بیہودہ سہارے سے کبھی ضائع نہیں کرنا چاہئے۔ شریعت نے خوب فیصلہ کیا ہے کہ ان مضر صحت چیزوں کو مضر ایمان قرار دیا ہے اور ان سب کی سردار شراب ہے۔ یہ سچی بات ہے کہ نشوں اور تقویٰ میں عداوت ہے‘‘۔

(ملفوظات جلد ۳ صفحہ ۲۹۲)

امام وقت کی آواز

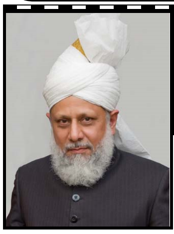

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

’’پھر آجکل یہاں بچوں میں ایک اور بڑی بیماری ہے، ماں باپ سے مطالبہ ہوتا ہے کہ ہمیں موبائل لے کے دو۔ دس سال کی عمر کو پہنچتے ہیں تو موبائل ہمارے ہاتھ میں ہونا چاہئے۔ آپ کوئی بزنس کر رہے ہیں؟ آپ کوئی ایسا کام کر رہے ہیں جس کی منٹ منٹ کے بعد فون کر کے آپ کو معلومات لینے کی ضرورت ہے؟ پوچھو تو کہتے ہیں ہم نے اپنے ماں باپ کو فون کرنا ہوتا ہے۔ ماں باپ کو اگر فون کرنا ہوتا ہے تو ماں باپ خود پوچھ لیں گے۔ اگر ماں باپ کو آپ کے فون کی فکر نہیں ہے تو آپ کو بھی نہیں ہونی چاہئے۔ کیونکہ فون سے پھر غلط عادتیں پیدا ہوتی ہیں۔ فونوں سے بعض لوگ خود رابطے کر لیتے ہیں جو پھر بچوں کو ورغلاتے ہیں، گندی عادتیں ڈال دیتے ہیں، بیہودہ قسم کے کاموں میں ملوث کر دیتے ہیں۔ اس لئے یہ فون بھی بہت نقصان دہ چیز ہے۔ اس میں بچوں کو ہوش ہی نہیں ہوتی کہ وہ انہی کی وجہ سے غلط کاموں میں پڑ جاتے ہیں۔ اس لئے اس سے بھی بچ کے رہیں۔

(خطاب سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز، برموقع سالانہ اجتماع مجلس اطفال الاحمدیہ جرمنی مورخہ 16 ستمبر 2011ء کو بمقام بادکروزناخ)

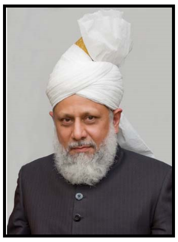

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المؤمنین
خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
فرمودہ 17/ مارچ 2017ء بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن

الجزائر میں آجکل ظلم بڑھ رہا ہے۔ پولیس احمدیوں کو ہراساں کر رہی ہے۔ عدالتیں اپنی مرضی کے فیصلے کر کے احمدیوں کو جیلوں میں ڈال رہی ہیں۔ یہ لوگ جو ظلم کر رہے ہیں وہ یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ مظلوم کو دیکھ رہا ہے اور مظلوم کی دعائیں اللہ تعالیٰ کے عرش پر پہنچ رہی ہیں اُس کی عدالت نے جب فیصلہ کیا تو ان ظالموں کی نہ دنیا رہے گی نہ آخرت۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آجکل ہم دیکھتے ہیں کہ مغربی اور ترقی یافتہ دنیا میں دائیں بازو کی سیاسی جماعتیں یا نسل پرست یا قوم پرست سیاستدانوں کی اور پارٹیوں کی پذیرائی بڑی بڑھتی جا رہی ہے اور ان کی اہمیت بڑھتی جا رہی ہے۔ تجزیہ نگار بھی اس بارے میں بہت کچھ لکھتے ہیں کہ جو موجودہ حکومتیں ہیں جو بائیں بازو کی حکومتیں کہلاتی ہیں۔ ان کی امیگریشن پالیسیز کی وجہ سے یہ سب کچھ ہو رہا ہے اور اس کے علاوہ بھی کچھ وجوہات ہیں۔ لیکن ان سب باتوں کی تان آ کر مسلمانوں پر ٹوٹتی ہے کہ مسلمانوں کو ان ممالک میں آنے پر بین ہونا چاہئے ان کو روکا جانا چاہئے کیونکہ یہ ہمارے اندر جذب نہیں ہوتے اور علیحدہ رہتے ہیں اور اپنے مذہب پر جو ان کے خیال میں شدت پسندی کا مذہب ہے عمل کرتے ہیں یا پھر یہ کہا جاتا ہے کہ ان کو اگر یہاں ہمارے میں رہنا ہے تو پھر اپنی روایات کو چھوڑ کر ہمارے طریقوں اور ہمارے رہن سہن کو اپنانا ہوگا۔ اگر اس طرح نہیں کرتے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ ہمارے اندر جذب ہونا نہیں چاہتے اور جب اپنی انفرادیت یا مذہبی حیثیت قائم رکھتے ہیں یا رکھنا چاہتے ہیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ہمارے ملک کے لئے خطرناک ہو سکتے ہیں۔ عجیب جاہلانہ باتیں ہیں کہ مسلمانوں کی مسجد کے مینار ہمارے لئے خطرہ ہیں۔ ان کی عورتوں کے حجاب ہمارے لئے خطرہ ہیں۔ ان کی عورتوں کا مردوں سے مصافحہ نہ کرنا یا مردوں کا عورتوں سے مصافحہ نہ کرنا ہمارے لئے خطرہ ہے۔ یہاں یو۔کے میں تو اِکّا دُکّا سیاستدان ہی شاید اس قسم کی باتیں کرتے ہوں لیکن دوسرے ممالک میں اس بارے میں بہت شور ہے اور پھر ہر روز سیاستدانوں کے بیان آ رہے ہیں اس بارے میں۔ اور پھر یہ دلیل بھی دیتے ہیں کہ دیکھو مسلمانوں کا ہمارے لئے خطرہ ہونا اس بات سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ مسلمان ممالک میں شدت پسندی اور لاقانونیت انتہا کو پہنچی ہوئی ہے اور یہاں ہمارے ملک میں بھی شدت پسندوں کے حملے مسلمانوں کی طرف سے ہی زیادہ ہو رہے ہیں۔ باقی باتیں تو ان کی اسلام مخالف ہیں لیکن بدقسمتی سے یہ بات ان کی صحیح ہے کہ مسلمان ممالک میں شدت پسندی ہے۔

قطع نظر اس کے کہ شدت پسند گروہوں اور مسلمان ممالک میں باغی گروہوں کو ہتھیار مغربی ممالک سے ہی ملتے ہیں اور اپنے مقاصد حاصل کرنے کے لئے اور اسلام کے خلاف جو بغض ہے اس کے اظہار کے لئے بعض طاقتوں نے بڑی ہوشیاری سے ان گروہوں کو منظم کیا ہے۔ بدقسمتی یہ ہے کہ مسلمانوں کو جب بھی نقصان پہنچا ہے مسلمانوں کے اپنے عمل اور سازشوں اور بغاوتوں اور ایک دوسرے کے حق نہ ادا کرنے اور ذاتی مفادات کو قومی اور ملی مفادات پر ترجیح دینے سے ہی پہنچا ہے۔

اسلام کی تعلیم کو بھولنے اور اپنے مقصد کو نظرانداز کرنے سے ہی پہنچا ہے۔ بجائے اس کے کہ اپنی روحانی حالت کو بہتر کرتے اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حکموں کی پیروی کرتے دنیا کے لالچ اور دنیاوی وجاہت اور مقاصد حکمرانوں کے بھی دوسرے سیاستدانوں کے بھی اور علماء کی بھی ترجیح بن گئے ہیں اور علماء نے امت کو مزید ظلمت کی گہرائیوں میں دھکیلنے میں اپنا کردار مذہب کی آڑ میں ادا کیا ہے اور کر رہے ہیں بجائے اس کے کہ زمانے کی حالت کو دیکھتے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کے وعدوں کو سامنے رکھتے ہوئے ان حالات کا جو تقاضا تھا ان پر غور کرتے اور یہ دیکھتے کہ ہم ایسے حالات میں اس شخص کی تلاش کریں جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے پہلے ہی بتا دیا تھا کہ ایسے حالات میں وہ ایمان کو ثریا سے واپس لائے گا اور اسلام کی ساخت کو اور مسلمانوں کے ایمان کو دوبارہ قائم کرے گا۔ نہ صرف اس بات سے یہ لوگ لاپرواہ ہو گئے بلکہ اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے کی مخالفت میں اس قدر بڑھ گئے کہ جس کی کوئی حد نہیں اور اس کے ماننے والوں پر بھی ظلم و تعدی کی انتہا کر دی۔

آجکل الجزائر میں یہ ظلم بڑھ رہا ہے پولیس احمدیوں کو ہراساں کر رہی ہے عدالتیں اپنی مرضی کے فیصلے کر کے احمدیوں کو جیلوں میں ڈال رہی ہیں اور بعض کو ایک سال سے تین سال تک کی جیل کی سزا ملی ہے صرف اس لئے کہ انہوں نے یہ کہا کہ ہم نے آنے والے امام کو مان لیا ہے اور اس لئے مان لیا ہے کہ ہمیں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی ارشاد ہے۔ یہ لوگ جو جیل میں ہیں یا جن کو سزا دی گئی ہے یا سزا کا انتظار کر رہے ہیں اور پولیس کسٹڈی میں ہیں یا جن کو ہراساں کیا گیا ان کی تعداد بھی دو سو سے اوپر ہے اور سب نے باوجود ان سختیوں کے اس بات کا اظہار کیا ہے کہ جو بھی سختی ہم پر کر لیں ہم اپنے ایمان سے پیچھے ہٹنے والے نہیں ہیں۔

لیکن یہ لوگ جو ظلم کر رہے ہیں وہ یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ مظلوم کو دیکھ رہا ہے اور مظلوم کی دعائیں اللہ تعالیٰ کے عرش پر پہنچ رہی ہیں اس کی عدالت نے جب فیصلہ کیا تو ان ظالموں کی نہ دنیا رہے گی نہ آخرت۔ پس ان کو اللہ تعالیٰ کی تقدیر سے ڈرنا چاہئے۔ احمدیوں پر ظلم کر کے اور اسلام کے نام پر غلط کام کر کے اپنی حکومت اور طاقت کے بل بوتے پر جسے یہ اپنی کامیابی سمجھ رہے ہیں انہیں یاد رکھنا چاہئے کہ ایک دن اللہ تعالیٰ کے حضور بھی حاضر ہونا ہے اور وہاں ان ظلموں کا جواب بھی دینا ہو گا۔ مسلمانوں کی حالت بھی اس وقت عجیب بنی ہوئی ہے ایک طرف نام نہاد مولویوں کا طبقہ ہے یا شدت پسند لوگوں کا طبقہ ہے جس نے ہر طرف اسلام کے نام پر فساد برپا کیا ہوا ہے اور دوسری طرف وہ لوگ ہیں جو ان کے ردّعمل کے طور پر اور دنیاداری کے اثر کے تحت مذہب سے لاتعلق ہیں۔ اسی طرح بعض سیاستدان حکمران ہیں وہ اگر مولوی سے متفق نہ بھی ہوں تو اپنی کرسی کے چھن جانے کے خوف سے کہ کہیں مولوی لوگوں کو ہمارے خلاف نہ بھڑکا دے خاموش ہیں۔ گویا کہ مسلمانوں میں سے ہر وہ طبقہ جس نے اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے کا انکار کیا وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حکموں سے دُور چلا گیا ہے۔ ایسے حالات میں احمدیوں کو سوچنا چاہئے کہ جب انہوں نے زمانے کے امام کو مانا ہے تو ان پر بہت بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آ کر ہمیں یہ بتایا کہ تم نے اللہ تعالیٰ کے حکموں کے مطابق چلنا ہے اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرنی ہے اپنے ایمان کو بھی ضائع نہیں کرنا اور فساد کو بھی پیدا نہیں ہونے دینا اور ساتھ ہی یہ بھی چیز سامنے رکھنی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے پیغام کو دنیا تک پہنچانا بھی ہے تا کہ توحید کا قیام ہو۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں جو ہماری رہنمائی فرمائی ہے اس کے مطابق چلو اور وہ یہ ہے کہ:

اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ ؕ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ۔ یعنی اپنے ربّ کے راستے کی طرف حکمت کے ساتھ اور اچھی نصیحت کے ساتھ بلا اور ان کے ساتھ ایسی دلیل کے ساتھ بحث کر جو بہترین ہو۔ پس تبلیغ کے لئے اسلام کی خوبصورت تعلیم پھیلانے کے لئے اسلامی احکامات کی حکمت بتانے

کے لئے دلیل کے ساتھ بات کی ضرورت ہے نہ کہ اس طرح جس طرح آجکل کے نام نہاد علماء یا شدت پسند گروہ کر رہے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ آیت جَادِلۡهُمۡ بِالَّتِیۡ هِیَ اَحۡسَنُ ۔ کا یہ منشاء نہیں ہے کہ ہم اس قدر نرمی کریں کہ مداہنہ کر کے خلاف واقعہ بات کی تصدیق کر لیں۔ پس حکمت کا مطلب یہ نہیں ہے کہ بزدلی دکھائی جائے بلکہ حق بات کو بغیر فساد کے کہنا یہ حکمت ہے۔

پھر ایک جگہ اس بارے میں مزید وضاحت فرماتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جب تو کسی کے ساتھ بحث کرے تو حکمت اور نیک نصیحتوں کے ساتھ بحث کر جو نرمی اور تہذیب سے ہو۔ ہاں یہ سچ ہے کہ بہتیرے اس زمانے کے جاہل اور نادان مولوی اپنی حماقت سے یہی خیال رکھتے ہیں کہ جہاد اور تلوار سے دین کو پھیلانا نہایت ثواب کی بات ہے اور وہ درپردہ اور نفاق سے زندگی بسر کرتے ہیں لیکن وہ ایسے خیال میں سخت غلطی پر ہیں اور ان کی غلط فہمی پر الٰہی کتاب پر الزام نہیں آسکتا۔

اگر وہ ایسی باتیں کرتے ہیں تو ان کی غلطی ہے اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ کی کتاب پر الزام آئے۔ فرمایا کہ واقعی سچائیاں اور حقیقی صداقتیں کسی جبر کی محتاج نہیں ہوتیں بلکہ جبر اس بات پر دلیل ٹھہرتا ہے کہ روحانی دلائل کمزور ہیں کیا وہ خدا جس نے اپنے پاک رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ وحی نازل کی کہ فاصبر کما صبر اولوالعزم۔ یعنی تو ایسا صبر کر جو تمام اولوالعزم رسولوں کے صبر کے برابر ہو یعنی اگر نبیوں کا صبر اکٹھا کر دیا جائے تو وہ تیرے صبر سے زیادہ نہ ہو اور پھر فرمایا کہ لا اکراہ فی الدین۔ یعنی دین میں جبر نہیں چاہئے اور پھر فرمایا کہ ادع الی سبیل ربك بالحكمة والموعظة الحسنة۔ یعنی حکمت اور نیک واعظوں کے ساتھ مباحثہ کر نہ سختی سے اور پھر فرمایا والکاظمین الغیظ والعافین عن الناس۔ یعنی مؤمن وہی ہیں جو غصہ کو کھا جاتے ہیں اور یاوہ گو اور ظالم طبع لوگوں کے حملے کو معاف کر دیتے ہیں اور بیہودگی کا بیہودگی سے جواب نہیں دیتے۔ کیا ایسا خدا یہ تعلیم دے سکتا ہے کہ تم اپنے دین کے منکروں کو قتل کر دو اور ان کے مال لوٹ لو اور ان کے گھروں کو ویران کر دو بلکہ اسلام کی ابتدائی کارروائی جو حکم الٰہی کے موافق تھی صرف اتنی تھی کہ جنہوں نے ظالمانہ طور پر تلوار اٹھائی وہ تلوار ہی سے مارے گئے اور جیسا کیا ویسا اپنا پاداش پالیا۔ فرمایا کہ یہ کہاں لکھا ہے کہ تلوار کے ساتھ منکروں کو قتل کرتے پھرو۔ یہ تو جاہل مولوی اور نادان پادریوں کا خیال ہے جس کی کچھ بھی اصلیت نہیں۔

پس اسلام کی تعلیم جس پر دوسرے مسلمان تو عمل نہیں کرتے یا اس لئے کہ ان کو اسلام کا پیغام پہنچانے سے دلچسپی نہیں ہے یا اس لئے کہ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا نادان اور جاہل مولوی ہیں۔ لیکن ہم نے مسلمانوں میں بھی اور غیر مسلموں میں بھی یہ تعلیم عام کرنی ہے اس لئے اپنے اپنے حلقے میں اپنے اپنے دائرے میں ہر احمدی کو اس طرف توجہ کی ضرورت ہے۔

پس ان حالات میں ہمارے چیلنج مزید بڑھ جاتے تھے اور ہر احمدی کو اس بارے میں اپنی ذمہ داری کا احساس کرنے کی ضرورت ہے۔ اس کا ہر فعل اور عمل اسلام کا نمونہ ہو۔ اگر تبلیغ نہیں بھی کر رہا تو پھر بھی اس کا قول وفعل اسلام کا پیغام پہنچانے والا ہو۔ پھر تبلیغ کے لئے ہمیں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حکمت کی اس بات کو بھی سامنے رکھنا چاہئے۔ آپ نے فرمایا کہ دلوں کی کچھ خواہش اور میلان ہوتے ہیں جن کی وجہ سے وہ کسی وقت بات سننے کے لئے تیار رہتے ہیں اور کسی وقت اس کے لئے تیار نہیں ہوتے۔ کبھی انسان کوئی بات سننے کے لئے تیار ہوتا ہے کبھی نہیں ہوتا اس لئے لوگوں کے دلوں میں ان میلانات کے تحت داخل ہوا کرو۔ یہ دیکھا کرو کہ اس وقت کیا صورتحال ہے اور پھر اس کے مطابق بات کرو اور اس وقت اپنی بات کہا کرو جب وہ بات سننے کے لئے تیار ہو۔ پس اس حکمت کو ہمیں اختیار کرنا چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا: اب آسٹریلیا میں اگر ایک طبقہ اسلام دشمنی میں یہاں تک پہنچ گیا ہے کہ اگر مسلمان مرد عورتوں سے یا عورتیں مردوں سے مصافحہ نہیں کرتے تو انہیں ملک سے نکال دینا چاہئے اس بارے میں حکمت سے اپنے اپنے دائرے میں ہر احمدی کو کام کرنا چاہئے یا حجاب کے

کچھ لوگ خلاف ہیں یا بعض ملکوں میں مسجدوں اور میناروں کے خلاف ہیں یا ہالینڈ کے ایک سیاستدان کا بیان ہے کہ تمام مسلمانوں کو ہی ملک سے نکال دو یا ایک مخصوص ملک کے مسلمانوں کو ملک سے نکال دو یا امریکہ کے صدر بعض مسلمان ممالک کے لوگوں پر پابندیاں لگانا چاہتا ہے تو یہ بیشک اسلام مخالف سوچ کا نتیجہ ہے ۔ ان ملکوں میں جہاں اسلام کے خلاف قوتیں زور پکڑ رہی ہیں ان کے زور کو توڑنے کے لئے اگر کوئی کوشش کر سکتا ہے، منظم کوشش، تو وہ جماعت احمدیہ ہی کر سکتی ہے دوسرے مسلمان اسلام کی خوبصورتی کو ظاہر کرنے اور اس کا پیغام پہنچانے کا کام کر ہی نہیں سکتے ان میں وہ تنظیم ہی نہیں ہے نہ ان کے پاس علم ہے۔ یہ کام اب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ منسلک ہونے والوں کے ذریعہ مقدر ہے۔ پس اس بات کی اہمیت کو ہمیں سمجھنا چاہئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: اسلام کی حفاظت اور سچائی کو ظاہر کرنے کے لئے اسلام کی حفاظت اور سچائی کے ظاہر کرنے کے لئے سب سے اول تو وہ پہلو ہے کہ تم سچے مسلمانوں کا نمونہ بن کر دکھاؤ اور دوسرا پہلو یہ ہے کہ اس کی خوبیوں اور کمالات کو دنیا میں پھیلاؤ۔

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم اپنی زندگیوں کو اس کے مطابق گزارنے والے ہوں۔ سچے مسلمانوں کا نمونہ بننے والے ہوں اور تمام تر مخالفتوں کے باوجود اسلام کی خوبیوں اور کمالات کو دنیا میں پھیلانے والے بنیں اور حقیقی اسلام کی حفاظت اور سچائی ظاہر کرنے والوں میں سے ہم میں سے ہر ایک بن جائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ کے آخر پر محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب قادیان، مکرم فضل الٰہی انوری صاحب جرمنی اور مکرم ابراہیم بن عبداللہ ابزول صاحب مراکش کی نماز جنازہ غائب پڑھنے کا اعلان فرمایا اور ان کے اوصاف حمیدہ بیان فرمائے۔

COMPANY NAME: AQS DIGITAL PVT LTD

CONTACT: MUBARAK AHMAD

A/22, SAHEED NAGAR BHUBANESWAR INDIA-751007

PH: 0674-2540396, 2548030

MOB: 9438362671, 9337362671, 9937862671

WWW.LAPTOPSPARESANDSERVICES.COM

EMAIL:INFO@LAPTOPSPARESANDSERVICES.COM

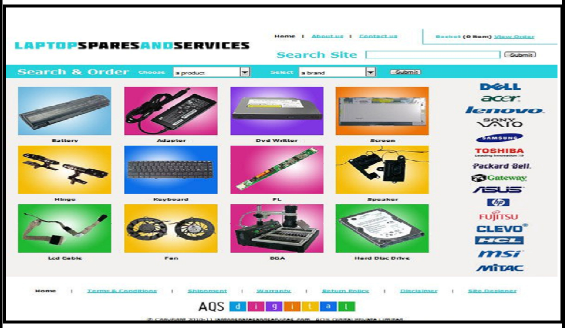

WE ALSO conduct LAPTOP CHIP LEVEL TRAINING

DATA RECOVERY TRAINING

O.A. Nizamutheen Cell : 9994757172

V.A. Zafarullah Sait Cell : 9943030230

O.A.N. Doors & Steels

All types of Wooden Panel Doors, Skin Doors, Veeneer Doors, PVC Doors, PVC Cup boards, Loft & Kitchen Cabinet, TMT Rods, Cements, Cover Blocks and Construction Chemicals.

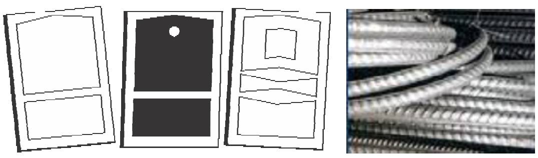

T.S.M.O. Syed Ali Shopping Complex, #51/4-B, 5, 6, 7 Ambai Road (Near Sbaeena Hospital) Kulavanikarpuram, Tirunelveli-627 005 (Tamil Nadu)

Contact (O) 04931-236392
09447136192

C. K. Mohammed Sharief
Proprietor

CEEKAYES TIMBERS
&

C. K. Mubarak Ahmad
Proprietor
Contact : 09745008672

C. K. WOOD INDUSTRIES

VANIYAMBALAM - 679339
DISTT.: MALAPPURAM KERALA

Prop. S. A. Quader

Ph. : (06784) 230088, 250853 (O)
252420 (R)

JYOTI
SAW MILL

Saw Mill Owner
&
Forest Contractor

Kuansh, Bhadrak, Orissa

Mubarak Ahmad
9036285316
9449214164

Feroz Ahmad
8050185504
8197649300

LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE

MUBARAK
TENT HOUSE & PUBLICITY

CHAKKARKATTA, YADGIR - 585202, KARNATAKA

Prop. Mahmood Hussain
Cell : 9900130241

MAHMOOD HUSSAIN
Electrical Works

Generator & Motor Rewinding Works
Generator Sales & Service
All Generators & Demolishing Hammer Available On Hire

Near Huttikuni Cross, Market Road, YADGIR

Mohammed Yusuf
Cell : 9902399438, 8546820845
Mail : mmmohammedyousuf@gmail.com
Web : mylinks.co.in

LOVE FOR ALL
HATRED FOR NONE

M.Y.Links
- Tourism Information Centre
- Travel Agencies & Tour Packages
- Home Stay & Hotel Bookings
- Buying & Selling Properties
- Building Construction & Material Supply

Near Chowck, Ganapathi Street, Madikeri - 571201, Kodagu Dist.

قادیان دارالامان کی مساجد کا تعارف

(شیخ ریحان احمد مربی سلسلہ قادیان)

قسط:1

ارکان اسلام میں سے دوسرا اہم رکن نماز ہے۔احادیث شریف میں بھی نماز کو دین کا ستون قرار دیا گیا ہے۔نماز کی باجماعت ادائیگی کے لئے مساجد بنانے کا حکم بھی قرآن مجید سے ملتا ہے۔ اسلام میں مساجد کو جو خاص روحانی مقام حاصل ہے وہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔ یہ وہ مرکزی نقطہ ہے۔جس کے اردگرد اسلامی سوسائٹی کے تمام نیک اعمال چکر لگاتے ہیں۔ یہ اس مقدس کعبۃ اللہ کا عکس ہے جو دنیا میں خدا اور انسان کا پہلا گھر قرار دیا گیا ہے۔ یہ تصویری زبان اس روحانی تعلق کا ظاہری اور مادی نشان ہے جو ایک نیک بندے کو اس کے آسمانی آقا کے ساتھ جوڑتا ہے۔ یہ اسلامی مساوات کی ایک بولتی ہوئی تصویر ہے۔جس کے سامنے کسی سرکش اور متکبر انسان کو اپنے کسی غریب اور عاجز بھائی کے مقابل پر بڑائی کا دم بھرنے کی جرأت نہیں ہوسکتی اور نہ ہونی چاہئیے۔ یہ وہ چوبیسوں گھنٹے کھلا رہنے والا روحانی ہسپتال ہے۔جس میں ہر دکھتے ہوئے دل پر رحمت کا ہاتھ رکھا جاتا ہے۔ یہ وہ امن وعافیت کا حصار ہے جس میں داخل ہوکر انسان دنیا کی فکروں اور اس سفلی زندگی کی پریشانیوں سے نجات پاتا ہے۔ پھر جب ہر مسجد کا یہ حال ہے۔تو اس مسجد کا کیا کہنا جس کے بارہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو بار بار اس کے بابرکت ہونے کی بشارات دی ہوں یعنی مسجد اقصیٰ اور مسجد مبارک۔خاکسار نے اس مختصر مقالہ میں قادیان کی مساجد کے بارے میں مختصر تاریخ قارئین کرام کے روبرو لانے کی کوشش کی ہے اللہ تعالیٰ خاکسار کی اس حقیر کوشش کو نافع الناس بنائے۔آمین

قادیان دارالامان اور اس کے ساتھ ملحق دو دیہات جو اب قادیان کے حلقہ میں شمار ہوتے ہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ سے لیکر اب تک بننے والی مسجدوں کی کل تعداد 17 ہے جس میں سے 14 مسجدیں ایسی ہیں جن میں پنج وقت باجماعت نماز ادا کی جاتی ہیں۔مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں صرف دو مسجدیں ہی تھیں جن میں باقاعدہ نماز باجماعت ہوا کرتی تھی۔ایک مسجد اقصیٰ دوسری جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خود تعمیر کی تھی جس کا نام مسجد مبارک ہے۔ یہ دونوں ہی مساجد ایسی ہیں جن میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کثرت کے ساتھ نمازیں ادا فرمائی ہیں۔اور یہ دونوں مساجد مرکزی مساجد ہیں۔حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کے زمانہ میں دو مسجدیں تعمیر وآباد ہوئیں یعنی مسجد نور اور مسجد فضل۔آٹھ مساجد حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے زمانہ میں بنیں لیکن تقسیم ملک کے بعد ان میں سے تین مساجد ایسی ہیں جو ابھی تک جماعت کو نہیں ملی ہیں یعنی مسجد سٹار ہوزری فیکٹری، مسجد دارالسعت اور مسجد دارالفضل۔ایک مسجد حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے عہد خلافت میں تعمیر و آباد ہوئی یعنی مسجد ننگل باغباناں۔باقی چار مسجدیں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے عہد خلافت میں تعمیر وآباد ہوئیں۔آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان تمام مسجدوں میں پانچ وقت باجماعت نمازیں ہوتی ہیں نیز حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد پر مسجد اقصیٰ کے علاوہ باقی دو اور مساجد (یعنی مسجد انوار، مسجد مسرور کوٹھی دارالسلام) میں نماز جمعہ ادا کی جاتی ہے۔ذیل میں تفصیل سے ہر مسجد کی تاریخی حیثیت رقم کی جاتی ہے۔

1۔مسجد اقصیٰ

اب چونکہ وہ زمانہ تیزی سے آرہا تھا جس میں آپ کے گرد پارسا درویش طبع لوگ پروانوں کی طرح جمع ہونے والے تھے اس لئے اللہ

تعالیٰ نے پہلے یہ خوشخبری دی (خوشخبری سے مراد آسمانی بادشاہت، درویشوں کی جماعت اور اقتصادی کشائش عطا ہونے کی بشارت ہے جو آپ کو 1874ء میں بذریعہ خواب نان کے شکل میں دکھائی دیا۔) اور پھر اگلے سال (1875ء) میں مسجد اقصیٰ جیسی عظیم الشان جامع مسجد کی بنیاد خود آپ کے والد ماجد کے ہاتھوں رکھوادی۔ عمر بھر کی ناکامیوں کی وجہ سے چونکہ آپ کے والد ماجد کو مسلسل اور پیہم صدمات سے دو چار ہونا پڑا تھا اور دل زخم رسیدہ ہو چکا تھا۔ اس لئے زندگی کے آخری دنوں میں انہوں نے مافات کی تلافی کے لئے قادیان میں ایک جامع مسجد تعمیر کرنے کا قطعی فیصلہ کرلیا۔ اس سے پہلے انہوں نے اس مسجد کے حصول کی از حد کوشش کی جسے رام گڑھیہ سکھوں نے بالجبر قبضہ کر کے دھرم سالہ بنا دیا تھا۔ لیکن جب خود مقامی مسلمانوں کی مخالفانہ شہادتوں نے اس کی بازیافتگی کا رستہ مسدود کر دیا تو آپ نے اس کے نزدیک ہی قصبہ کے وسط میں ایک اور جگہ منتخب کی جو اس وقت سکھ کارداروں کی حویلی تھی۔ لیکن اس حویلی کی نیلامی کا مرحلہ آیا تو قریۃ نے ایک بار پھر آپ کو زمین سے محروم کرنے کی کوشش کی اور مقابل پر قیمت میں ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ لیکن آپ نے خدا تعالیٰ کے حضور یہ پختہ عہد کر رکھا تھا کہ اگر باقی جائیداد بھی فروخت کرنا پڑے تو میں یہ زمین لے کر مسجد ضرور بناؤں گا۔ اس لئے آپ نے مالیات کے سبھی پہلو نظر انداز کر کے چند روپوں کی مالیت کا قطعہ 700 روپے کی قیمت میں خرید لیا۔ اور اخلاص و ندامت بھرے دل کے ساتھ مسجد کا سنگ بنیاد رکھا۔

یہ جامع مسجد جو اب مسجد اقصیٰ سے موسوم ہے تخمیناً 1875ء کے آخری دنوں سے تعمیر ہونی شروع ہوئی اور جون 1876ء کو پایۂ تکمیل تک پہنچی۔ اور اس کے پہلے خادم اور امام میاں جان محمد صاحب مرحوم مقرر ہوئے۔ (بحوالہ تاریخ احمدیت جلد اول صفحہ 125 تا 126)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام مسجد اقصیٰ کی تعمیر کے بارہ میں تحریر فرماتے ہیں کہ:۔

''ایک مرتبہ حضرت والد صاحب نے یہ خواب بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ بڑی شان کے ساتھ میرے مکان کی طرف چلے آتے ہیں جیسا کہ ایک عظیم الشان بادشاہ آتا ہے تو میں اُس وقت آپ کی طرف پیشوائی کے لئے دوڑا جب قریب پہنچا تو میں نے سوچا کہ کچھ نذر پیش کرنی چاہئے۔ یہ کہہ کر جیب میں ہاتھ ڈالا جس میں صرف ایک روپیہ تھا اور جب غور سے دیکھا تو معلوم ہوا کہ وہ بھی کھوٹا ہے۔ یہ دیکھ کر میں چشم پُر آب ہو گیا اور پھر آنکھ کھل گئی''۔ اور پھر آپ ہی تعبیر فرمانے لگے کہ دنیاداری کے ساتھ خدا اور رسول کی محبت ایک کھوٹے روپیہ کی طرح ہے۔ اور فرمایا کرتے تھے کہ میری طرح میرے والد صاحب کا بھی آخر حصہ زندگی کا مصیبت اور غم اور حزن میں ہی گذرا اور جہاں ہاتھ ڈالا آخر ناکامی تھی اور اپنے والد صاحب یعنی میرے پردادا صاحب کا ایک شعر بھی سنایا کرتے تھے جس کا ایک مصرعہ راقم کو بھول گیا ہے اور دوسرا یہ ہے کہ ؂

''جب تدبیر کرتا ہوں تو پھر تقدیر ہنستی ہے''۔

اور یہ غم اور دردان کا پیرانہ سالی میں بہت بڑھ گیا تھا۔ اسی خیال سے قریباً چھ ماہ پہلے حضرت والد صاحب نے اس قصبہ کے وسط میں ایک مسجد تعمیر کی کہ جو اس جگہ کی جامع مسجد ہے۔ اور وصیّت کی کہ مسجد کے ایک گوشہ میں میری قبر ہو تا خدائے عزّوجلّ کا نام میرے کان میں پڑتا رہے کیا عجب کہ یہی ذریعہ مغفرت ہو۔ چنانچہ جس دن مسجد کی عمارت بہمہ وجوہ مکمل ہو گئی اور شاید فرش کی چند اینٹیں باقی تھیں کہ حضرت والد صاحب صرف چند روز بیمار رہ کر مرض پیچش سے فوت ہو گئے اور اس مسجد کے اسی گوشہ میں جہاں انہوں نے کھڑے ہو کر نشان کیا تھا دفن کئے گئے۔ (روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 190-191 حاشیہ)

مسجد اقصیٰ کی پہلی مرتبہ توسیع 1900ء میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں ہوئی۔ (ضمیمہ خطبہ الہامیہ صفحہ 15) 13؍ مارچ 1903ء کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس مسجد کے صحن کے

مشرقی وشمالی کونے میں منارۃ المسیح کی بنیاد رکھی (تاریخ احمدیت جلد دوم صفحہ 117)۔خلافت اولیٰ 1910ء کی پہلی سہ ماہی میں مسجد اقصیٰ کی دوسری مرتبہ توسیع ہوئی اور ایک بڑا کمرہ اور لمبا برآمدہ تیار ہو گیا۔(تاریخ احمدیت جلد 3 صفحہ 314)۔چونکہ قادیان کی آبادی ہر سال تیزی سے بڑھ رہی تھی۔اس لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے مسجد اقصیٰ کی توسیع کی ہدایت فرمائی اور 12/اپریل 1938ء کو دس بجے صبح جنوبی جانب کے نئے حصہ کی بنیاد رکھی۔اس تقریب کی خبر اخبار الفضل نے مندرجہ ذیل الفاظ میں شائع کی۔

''حضور سوا نو بجے ہی تشریف لے آئے اور توسیع مسجد کا نقشہ ملاحظہ فرمانے کے بعد دیر تک حضرت مرزا بشیر احمد صاحب سے گفتگو فرماتے رہے۔حضرت میر محمد اسحٰق صاحب۔ جناب مولوی عبدالمغنی خان صاحب اور جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب بھی ہمراہ تھے۔مقامی احباب کثیر تعداد میں اس مبارک تقریب پر جمع تھے۔دس بجے کے قریب حضور نے مغربی کونہ میں خشت بنیاد رکھی۔بنیاد کے لئے چند چھوٹی اینٹیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ مبارک کی تھیں مسجد اقصیٰ کی چھت کی ایک برجی سے ...لائی گئی تھیں بنیاد رکھنے کے وقت حضور کے ارشاد سے حافظ محمد رمضان صاحب نے باآواز بلند قرآن کریم کی وہ دعائیں بار بار دہرائیں جو حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خانہ کعبہ کی بنیاد رکھتے وقت اللہ تعالیٰ سے کیں۔اس کے بعد حضور نے مجمع سمیت لمبی دعا فرمائی۔

(روزنامہ الفضل قادیان 14/اپریل 1938ء صفحہ 2)

اس جگہ خاکسار مسجد اقصیٰ کے تعلق سے ایک اہم واقعہ بیان کر دینا مناسب خیال کرتا ہے جو کہ ''خطبہ الہامیہ'' کے بارہ میں ہے۔یہ خطبہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مسجد اقصیٰ کے سب سے قدیمی حصہ کے درمیانی در میں کھڑے ہو کر ارشاد فرمایا تھا چنانچہ اس بارہ میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

''خاکسار عرض کرتا ہے کہ ہم اس وقت بچے تھے صرف سات آٹھ سال کی عمر تھی لیکن مجھے بھی وہ نظارہ یاد ہے حضرت صاحب بڑی مسجد کے درمیانی در کے پاس صحن کی طرف منہ کئے ہوئے تھے۔اور اس وقت آپ کے چہرے پر ایک خاص رونق اور چمک تھی اور آپ کی آواز میں ایک خاص رعب تھا اور آپ کی آنکھیں قریباً بند تھیں۔

(سیرت المہدی حصہ اول صفحہ 164)

پہلی بار لاؤڈ اسپیکر کا انتظام:۔حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے نمازیوں کی تعداد میں اضافہ کے پیش نظر 3/دسمبر 1937ء کو مسجد اقصیٰ میں لاؤڈ اسپیکر لگانے کی تاکید فرمائی۔جس پر صوبہ سرحد کے خان صاحب فقیر محمد خان صاحب نے اپنے آقا کے منشاء مبارک کو اپنے خرچ سے پورا کر دیا۔اور حضورؓ نے پہلی بار 7/جنوری 1938ء کو اس آلہ کے ذریعہ خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ (تاریخ احمدیت جلد 8 صفحہ 539)

مسجد اقصیٰ کی چوتھی مرتبہ توسیع:۔صد سالہ خلافت جوبلی کے موقعہ پر سال 2008ء میں کی گئی اور مسجد کے مشرقی جانب دفاتر صدر انجمن احمدیہ کی پرانی عمارت کو منہدم کر کے مسجد سے ملحق تین منزلہ خوبصورت عمارت تعمیر کی گئی۔جماعت احمدیہ کی بڑھتی ہوئی تعداد کے پیش نظر مسجد اقصیٰ کی توسیع انتہائی ضروری ہوگئی تھی۔چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس نصرہ اللہ تعالیٰ کے عہد مبارک میں خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کے موقعہ پر مورخہ 7 جون 2008ء کو اس جگہ تین منزلہ عمارت کی بنیاد محترم فاتح احمد صاحب ڈاہری انچارج انڈیا ڈیسک لندن نے رکھی۔(بدر 21 اگست 2008ء)۔حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عہد مبارک میں یہاں ایک غیر مسلم نے بلند وبالا عمارت تعمیر کرنی شروع کی تو احباب جماعت نے مسجد اور دار المسیح کے قرب کی وجہ سے اپنی فکر و تشویش کا اظہار کیا۔حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خدا تعالیٰ سے علم پا کر فرمایا کہ:-

''یہ کوئی فکر کی بات نہیں ہے۔شاہی کیمپ کے پاس کوئی شخص نہیں ٹھہر

سکتا۔" (الفضل 3 مئی 1932ء صفحہ 5)

تعمیر کے بعد ہی مالک مکان پر پے در پے مصیبتیں آنے لگیں۔ اس نے عمارت کو منحوس خیال کرتے ہوئے اسے صدر انجمن احمدیہ کو فروخت کر دیا۔ 25 اپریل 1932ء کو اس میں صدر انجمن کے دفاتر منتقل ہو گئے (الفضل 28 اپریل 1932ء صفحہ 2)۔ 2008ء میں یہ عمارت انتہائی خستہ ہو چکی تھی۔ دوسری طرف مسجد اقصیٰ کی توسیع بھی ضروری تھی۔ لہٰذا اسے منہدم کر کے مسجد کی توسیع ہوئی۔ اور ایک دفعہ پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی بڑی شان سے پوری ہوئی کہ شاہی کیمپ کے پاس کوئی شخص نہیں ٹھہر سکتا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک اسکی توسیع کا کام سال 2011ء میں مکمل ہوا۔ اس جگہ اب دو منزلہ وسیع عمارت بنائی گئی ہے جو مسجد کا حصہ ہے۔ اور اس میں بزرگوں اور معذوروں کی آسانی کے لئے لفٹ (Lift) کا بھی انتظام کیا گیا ہے۔ خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی 2008 کے موقع پر قادیان میں جدید تعمیرات سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی منظوری سے قادیان میں مسجد اقصیٰ کی توسیع ہوئی۔ اس توسیع کا سنگ بنیاد مورخہ 7 جون 2008 کو محترم فاتح احمد ڈاہری صاحب وکیل صاحب تعمیل و تنفیذ نے اپنے دورہ قادیان کے دوران رکھا اس موقعہ پر محترم حافظ صالح محمد الٰہ دین صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ قادیان، محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان اور صدر انجمن احمدیہ کے مختلف شعبوں کے ناظر صاحبان، نائب ناظر صاحبان، وکلاء تحریک جدید، ناظمین وقف جدید اور ذیلی تنظیموں کے صدر صاحبان اور موقعہ پر موجود درویشان قادیان اور لندن و ربوہ سے آنے والے انجینئر صاحبان نے بنیاد میں اینٹیں رکھیں۔ جس کے بعد محترم فاتح احمد صاحب وکیل صاحب تعمیل و تنفیذ نے دعا کروائی۔ یہ کام مکرم اطہر الحق صاحب ایڈیشنل ناظم تعمیرات قادیان کی زیر نگرانی ہوا۔ جس میں لندن اور ربوہ سے آنے والے انجینئر صاحبان بھی خدمت سرانجام دیتے رہے ہیں۔

مسجد اقصیٰ کے سامنے والے دفاتر کی عمارت اور نمائش ہال کو منہدم کر کے تین منزلہ مسجد تعمیر کی گئی۔ مسجد کی تعمیر کا کام اگست 2008 میں شروع کر کے اکتوبر 2010 میں ختم کیا گیا۔ مسجد کے ہر فلور کا ایریا 7200 سکوائر فٹ ہے۔ اور اس قدر وسیع ہال بغیر Beam اور Piller کے نئی تکنیک کے ذریعے تعمیر کئے گئے ہیں۔ مسجد میں جانے کے لئے درمیان میں ایک سیڑھی تعمیر کی گئی ہے۔ اسی طرح شمالی جانب کونے میں ایک سیڑھی تعمیر کی گئی۔ (ماخوذ از ریکارڈ شعبہ تاریخ احمدیت بھارت)

(2) رینوویشن بیسمنٹ مسجد اقصیٰ

مسجد اقصیٰ کی توسیع کے ساتھ ہی پُرانی بیسمنٹ کی توسیع اس طرح عمل میں آئی کہ اس کی تمام درمیانی دیواروں کو نکال کر کھلے ہال کی شکل دے دی گئی اور ایک حصہ کی چھت پر R.C.C. کی سلیب ڈالی گئی اور زائد کھڑکیوں اور روشن دانوں کے ذریعے اس بیسمنٹ کو روشن اور ہوا دار بنایا گیا ہے۔ اس کا کل ایریا 5800 سکوائر فٹ ہے۔ دسمبر 2010 میں بیسمنٹ کی توسیع کا کام مکمل ہو گیا اور اب جلسہ سالانہ قادیان کے ایام میں اس مسجد اقصیٰ کی توسیع والی تینوں منزلوں کے ساتھ بیسمنٹ بھی استعمال میں آ رہی ہے۔ الحمد للہ۔

سال 2011ء میں مسجد اقصیٰ کے پُرانے حصہ میں بعض دراریں آنے کی وجہ سے سال 12-2011ء میں پُرانے حصہ کی بنیادوں کو مضبوط کرنے (Retro fitting) کا کام ہوا۔ اس کے معاً بعد سال 2012ء میں مسجد کی دیواروں سے پرانے پلستر کو اتار کر نئے سرے سے پلستر اور رنگ و روغن کروایا گیا۔ اس کے علاوہ مسجد کے پرانے حصہ کا فرش بھی تبدیل کیا گیا۔ مسجد کے ستونوں کے ساتھ ایلومینیم اور شیشے کے دروازے لگائے گئے۔ پہلے یہ دروازے نہیں ہوا کرتے تھے۔ سال 2013ء میں مسجد اقصیٰ کے شمال سے ایک راستہ باہر بازار کی جانب نکالا گیا۔ (ماخوذ از ریکارڈ شعبہ تاریخ احمدیت بھارت)

مسجد اقصیٰ کی تزئین و آرائش:۔ 23 مئی 2015ء کو مسجد اقصیٰ قدیمی

حصہ کی تزئین و آرائش کا کام شروع ہوا۔ مسجد کے مغربی حصہ یعنی قدیم مسجد اقصیٰ کے ساتھ ملحق برآمدہ اور مسجد اقصیٰ کی چھت جو کہ لکڑی کے بالوں اور لوہے کے ٹی۔آر (T.R) گارڈر سے بنی تھی تبدیل کر کے پختہ سیمنٹ (جو کہ انجنیئرنگ کی زبان میں آر۔سی۔سی کہلاتا ہے) کی چھت بنائی گئی۔ اور چھت ڈالنے کا کام 3/اگست 2015ء کو مکمل ہو گیا۔

مسجد اقصیٰ کے برآمدہ میں باہر کی جانب مسجد کے ستونوں کے ساتھ ایلومینیم اور شیشے کے دروازے 2012ء میں لگائے گئے تھے۔ ان دروازوں کو نکال دیا گیا ہے۔ ان کی جگہ اب ساگ وان کی عمدہ لکڑی جو کہ جنوب ہند (کیرلہ) سے خاص طور پر منگوائی گئی ہے اس سے دروازے تیار کر کے لگائے جا رہے ہیں۔

اسی طرح مسجد اقصیٰ کے قدیمی حصہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے والد صاحب کے وقت میں خوبصورت گنبد بنائے گئے تھے۔ مسجد کی خوبصورتی اور یکسانیت کے پیش نظر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے مسجد کے جنوبی حصہ میں بالکل ویسے ہی گنبد بنایا گیا جو ماہ نومبر 2015ء کو پایۂ تکمیل کو پہنچا۔

مسجد اقصیٰ میں منارۃ المسیح کے ساتھ شمالی جانب ملحق دیوار پرانی اور بوسیدہ ہونے کی وجہ سے 9/فروری 2016ء کو گرائی گئی اور اس دیوار کو بنیاد تک اکھیڑ کر اس کی جگہ آر سی سی (R.C.C) کی دیوار تعمیر کی گئی ہے۔

1938ء میں قدیمی حصہ میں بنی سیڑھیاں جو کہ مسجد کے برآمدہ میں بنی چھت تک جاتی تھیں ان کی تزئین و آرائش کے لئے وہ ختم کر دی گئی ہیں۔ مسجد اقصیٰ کے شمالی اور جنوبی گنبدوں کے درمیان ایک خوبصورت اور بلند داخلی گیٹ مسجد کے برآمدہ کے بیرونی جانب تیار کیا گیا ہے۔

منارۃ المسیح:۔ مسجد اقصیٰ کو یہ فخر اور اعزاز بھی حاصل ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعودؑ نے سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی پیشگوئی یَنْزِلُ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ عِنْدَالْمَنَارَةِ الْبَیْضَاءِ شَرْقِیَّ دِمَشْق۔ یعنی مسیح موعود دمشق کے شرقی جانب سفید منارہ کے پاس نازل ہوگا'' (کنزل العمال جلد 7 صفحہ 22) کے مطابق اس مسجد کے صحن کو منارۃ المسیح کی تعمیر کے لئے منتخب فرمایا۔ مورخہ 13/مارچ 1903ء بروز جمعہ اس مسجد کے صحن میں منارۃ المسیح کا سنگ بنیاد رکھا گیا (بحوالہ قادیان گائیڈ صفحہ 34)۔ بعض وجوہات کی بناء پر حضرت مسیح موعودؑ کے عہد مبارک میں اس کی تکمیل نہ ہو سکی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے اپنے عہد خلافت کے پہلے ہی سال مؤرخہ 27/نومبر 1914ء کو منارۃ المسیح کی نامکمل عمارت پر اپنے دست مبارک سے اینٹ رکھ کر اس کی تعمیر کا کام دوبارہ شروع کروا دیا۔ 16 فروری 1915ء کو یہ عنقریب مکمل ہوگئی۔ (بحوالہ تاریخ احمدیت جلد 4 صفحہ 161) 1916ء کو منارۃ المسیح مکمل تیار ہو گیا یہ خوشنما اور دلکش منارہ 105 فٹ اونچا ہے۔ اس کی تین منزلیں اور اوپر گنبد اور 92 سیڑھیاں ہیں۔ 18/جون 1916ء کو پہلی بار منارۃ المسیح پر سفیدی کی گئی۔ (الفضل قادیان دارالامان 18/جون 1916ء صفحہ 1) فروری 1923ء میں اس پر گیس کے ہنڈے نصب ہوئے۔ 1929ء کو منارۃ المسیح پر گھڑیاں لگانے کے لئے ویسٹ اینڈ واچ کمپنی سے خط و کتاب کی گئی۔ اور 1930ء میں لیمپ لگائے گئے اور 1931ء میں ٹاور کلاک آیا اور اکتوبر 1935ء میں منارۃ المسیح پر بجلی کے لئے وائرنگ کی منظوری دی گئی (بحوالہ تاریخ احمدیت جلد 4 صفحہ 161)۔ سن 82-1981 میں منارۃ المسیح پر سنگ مرمر لگانے کا کام ہوا۔ (بحوالہ تاریخ احمدیت جلد 4 صفحہ 161)

اور سال 2012ء میں سنگ مرمر کی خراب پلیٹوں کی مرمت اور پالش کی گئی۔ سال 2014ء کے آخر میں منارۃ المسیح کے بجلی کے پرانے قمقمے تبدیل کئے گئے اور اس پر لائٹنگ کی گئی۔ جو دور سے نہایت دلکش منظر پیش کرتی ہے۔ (ماخذ از ریکارڈ شعبہ تاریخ)

2۔ مسجد مبارک

مسجد مبارک کے بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام خطبہ الہامیہ میں ذکر فرماتے ہیں کہ ''سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِهٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِیْ بٰرَكْنَا حَوْلَهٗ لِنُرِیَهٗ مِنْ اٰیٰتِنَا ؕ اِنَّهٗ هُوَ

السَّمِیۡعُ الۡبَصِیۡرُ ۝(بنی اسرائیل:2)

قرآن شریف کی یہ آیت ... معراج مکانی اور زمانی دونوں پر مشتمل ہے اور بغیر اس کے معراج ناقص رہتا ہے۔ پس جیسا کہ سیر مکانی کے لحاظ سے خدا تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کو مسجد الحرام سے بیت المقدس تک پہنچا دیا تھا ایسا ہی سیر زمانی کے لحاظ سے آنجناب کو شوکتِ اسلام کے زمانہ سے جو آنحضرت ﷺ کا زمانہ تھا برکات اسلامی کے زمانہ تک جو مسیح موعود کا زمانہ ہے پہنچا دیا۔ پس اس پہلو کی رُو سے جو اسلام کے انتہاء زمانہ تک آنحضرت ﷺ کا سیر کشفی ہے۔ مسجد اقصیٰ سے مراد مسیح موعود کی مسجد ہے جو قادیان میں واقع ہے جس کی نسبت براہین احمدیہ میں خدا کا کلام ہے مُبَارَکٌ وَّ مُبَارِکٌ وَّ کُلُّ اَمۡرٍ مُّبَارَکٍ یُّجۡعَلُ فِیۡہِ اور یہ مبارک کا لفظ جو بصیغہ مفعول اور فاعل واقع ہوا قرآن شریف کی آیت بَارَکۡنَا حَوۡلَہٗ کے مطابق ہے۔ پس کچھ شک نہیں جو قرآن شریف میں قادیان کا ذکر ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے سُبۡحٰنَ الَّذِیۡۤ اَسۡرٰی بِعَبۡدِہٖ لَیۡلًا مِّنَ الۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ اِلَی الۡمَسۡجِدِ الۡاَقۡصَا الَّذِیۡ بٰرَکۡنَا حَوۡلَہٗ اس آیت کے ایک تو وہی معنے ہیں جو علماء میں مشہور ہیں یعنی یہ کہ آنحضرت ﷺ کے مکانی معراج کا یہ بیان ہے مگر کچھ شک نہیں کہ اس کے سوا آنحضرت ﷺ کا ایک زمانی معراج بھی تھا جس سے یہ غرض تھی کہ تا آپ کی نظر کشفی کا کمال ظاہر ہو اور نیز ثابت ہو کہ مسیحی زمانہ کے برکات بھی درحقیقت آپ ہی کے برکات ہیں جو آپ کی توجہ اور ہمت سے پیدا ہوئی ہیں اسی وجہ سے مسیح ایک طور سے آپ ہی کا رُوپ ہے اور وہ معراج یعنی بلوغ نظر کشفی دنیا کی انتہا تک تھا جو مسیح کے زمانہ سے تعبیر کیا جاتا ہے اور اس معراج میں جو آنحضرت ﷺ مسجد الحرام سے مسجد الاقصیٰ تک سیر فرما ہوئے وہ مسجد اقصیٰ یہی ہے جو قادیان میں بجانب مشرق واقع ہے جس کا نام خدا کے کلام نے مبارک رکھا ہے۔ یہ مسجد جسمانی طور پر مسیح موعود کے حکم سے بنائی گئی ہے اور روحانی طور پر مسیح موعود کے برکات اور کمالات کی تصویر ہے جو آنحضرت ﷺ کی طرف سے بطور موہبت ہیں اور جیسا کہ مسجد الحرام کی روحانیت حضرت آدم اور حضرت ابراہیم کے کمالات ہیں اور بیت المقدس کی روحانیت انبیاء بنی اسرائیل کے کمالات ہیں ایسا ہی مسیح موعود کی یہ مسجد اقصیٰ جس کا قرآن شریف میں ذکر ہے اس کے روحانی کمالات کی تصویر ہے''۔

(خطبہ الہامیہ۔ روحانی خزائن جلد16 صفحہ 21۔22)

مسجد مبارک کی بنیاد (حضرت پیر سراج الحق صاحبؓ کی عین شہادت کے مطابق) 1882ء میں اور حضرت شیخ یعقوب علی صاحب تراب ؓ کی تحقیق کے مطابق 1883ء میں رکھی گئی تھی۔ حضرت اقدس کے چوبارہ کے ساتھ جہاں مسجد کی تاسیس ہوئی دراصل کوئی جگہ موزوں نہیں تھی کیونکہ ''بیت الفکر'' کے عقب میں گلی تھی۔ اور گلی کے ساتھ آپؑ کے چچا مرزا غلام محی الدین کا رقبہ تھا۔ جس میں ان کے خراس کی قدیم عمارت کے کھنڈر پڑے ہوئے تھے اور اس کے بقیہ آثار میں سے شمالی جانب ایک بوسیدہ سی دیوار کھڑی تھی۔ حضور نے اسی دیوار اور اپنے گھر کی جنوبی دیوار پر اپنے باغ کی دیسی لکڑی سے سقف تیار کرایا۔ اینٹوں کی فراہمی کے لئے بعض پرانی بنیادوں کی کھدائی کی گئی۔ مسجد کا اندرونی حصہ حتمی طور پر 9/اکتوبر 1883ء تک پایۂ تکمیل کو پہنچ گیا لیکن اس کی سفیدی بعد کو ہوئی۔ (بحوالہ حیات احمد جلد دوم نمبر دوم صفحہ 24 تا25)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مسجد مبارک کی تعمیر اس لئے نہیں کی تھی کہ گھر سے مسجد اقصیٰ تک جانے میں آپ کو تکلیف ہوتی تھی بلکہ آپ کا معمول تھا کہ مسجد میں عموماً نماز سے پہلے جاتے اور عصر کی نماز کے بعد علی العموم مسجد اقصیٰ ہی میں ٹہلتے رہتے اور مغرب کی نماز پڑھ کر آتے اور پھر عشاء کی نماز کے لئے جاتے۔ (حیات احمد جلد دوم نمبر دوم صفحہ 21)

لیکن جب اللہ تعالیٰ کی وحی نے اس طرف اشارہ کیا تو آپ نے اپنے گھر کے اس چوبارہ کے ساتھ جہاں آپ تصنیف کا کام کیا کرتے تھے تعمیر مسجد کا ارادہ فرمایا۔ یہ چوبارہ مسجد مبارک کے شمالی جانب میں ہے وہ وحی جس میں اس مسجد کی تعمیر کی طرف اشارہ ہے وہ الم نجعل لك سھولۃً فی کل امرٍ بیت الفکر و بیت الذکر و من دخلہٗ

کان اٰمنا۔ ہے۔ بیت الفکر سے مراد اس جگہ وہ چوبارہ ہے جس میں یہ عاجز کتاب کی تالیف کے لئے مشغول رہا ہے اور رہتا ہے اور بیت الذکر سے مراد وہ مسجد ہے کہ جو اس چوبارہ کے پہلو میں بنائی گئی ہے اور آخری فقرہ مذکورہ اسی مسجد کی صفت میں بیان فرمایا ہے جس کے حروف سے بنائے مسجد کی تاریخ بھی نکلتی ہے اور وہ یہ ہے۔

مُبارِکٌ ومبارَکٌ وَّکلُّ امرٍ مبارَکٍ یُجْعَلُ فیہ۔

(تذکرہ صفحہ 83 مطبوعہ 2006ء قادیان)

تعمیر مسجد کے لئے حضور نے اس جگہ کو بیت الفکر و بیت الذکر کے باہم قریبی ذکر اور ایک ہی الہام میں ہونے کی ترتیب کی وجہ سے پسند فرمایا۔ یہاں کوئی جگہ تو تھی نہیں اس لئے آپ نے اس کوچہ کو مسقّف فرمایا جو احمدیہ چوک بازار اور مسجد اقصیٰ کو جاتا ہے۔ جس جگہ آج کل دفتر محاسب ہے اسی جگہ مرزا غلام محی الدین مرحوم حضرت کے چچا کا خراس تھا ان کی وفات کے بعد اس کی چھت وغیرہ گر گئی اور اس کو دوبارہ تعمیر کرنے کی نوبت نہ آئی جب حضرت نے مسجد مبارک کی تعمیر کا ارادہ کر لیا اور اس کی چھت کو مسجد مبارک کا فرش قرار دیکر تعمیر کا کام شروع کیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مالی حالت اس وقت بہت کمزور تھی نیچے کی چھت کے لئے دیسی لکڑی وغیرہ جو باغ وغیرہ سے کاٹی گئی ڈال دی گئی اور اوپر چھت پر وہی لکڑی استعمال ہوئی۔ اس کے لئے اینٹوں کو مہیا کرنے کے واسطے عام طور پر پرانی بنیادوں کو کھود کر اینٹیں نکلوائی گئیں۔ پیران دتا ایک معمار جو علی العموم اس خاندان کا تعمیری کام کیا کرتا تھا اس کی تعمیر کے لئے مقرر ہوا اور کام شروع ہو گیا ۔۔ ایک طرف مالی مشکلات تھیں دوسری طرف عم زاد بھائیوں کی مخالفت تھی اس لئے کہ انکی ایک دیوار پر چھت ڈالی جا رہی تھی اور اس کھنڈر کی طرف ایک کھڑکی رکھی جا رہی تھی مگر اللہ تعالیٰ نے جیسا کہ اس مسجد کے تعلق سہولتوں کا وعدہ فرمایا تھا ہر قسم کی سہولتیں میسر کر دیں اور تعمیر کا کام بآسانی ہوتا چلا گیا اور آخر خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ مسجد (9/اکتوبر 1883ء کو۔ ناقل) مکمل ہو گئی۔ (بحوالہ حیات احمد جلد دوم نمبر دوم صفحہ 21 تا 23)

توسیع اول

جب اللہ تعالیٰ نے جماعت کو بڑھا دیا تو اس مسجد کی توسیع کی ضرورت پیش آئی اور خدا نے خود ہی اس کی وسعت کے سامان پیدا کر دیئے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے چچازاد جنہوں نے اوائل تعمیر میں مخالفت کرتے رہے۔ آخر کار انہوں نے اپنے مملوکہ خراس کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بیچ دیا۔ چنانچہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں ہونے والی توسیع اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے زمانہ میں ہونے والی توسیع کے بارہ میں تحریر فرماتے ہیں کہ

''مسجد مبارک کی پہلی توسیع حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں ہی آپ کے منشاء کے مطابق صدر انجمن احمدیہ کے انتظام کے ماتحت ہمارے نانا جان مرحوم (یعنی محترم میر ناصر نواب صاحبؓ) کی نگرانی میں 1907ء میں ہوئی۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی وفات تک جو مئی 1908ء میں ہوئی اسی توسیع شدہ حصہ میں نمازیں ادا فرماتے رہے۔ گویا اس توسیع نے بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھوں سے اصل مسجد کی برکتوں کا خمیر حاصل کر لیا۔

(بحوالہ الفضل قادیان 26/مارچ 1945ء صفحہ 3)

...بقیہ انشاء اللہ آئندہ...

❀❀❀

پھنسی جب آ کے گرداب میں اسلام کی کشتی
مسلمانوں پہ بے شک چھا گئی جب ذلت و پستی
صلیبی دین پر جب آ گئی تھی شوکت و مستی
یکا یک ہڑ بڑا کر جاگ اٹھی چھوٹی سی اک بستی
ہوئی مشہور جس کے دم سے ارض قادیان، آیا
سبھی نبیوں کے جُبّے میں خدا کا پہلواں آیا
(ارشاد عرشی ملک)

منجانب: عبدالقیوم ناصر قائد مجلس خدام الاحمدیہ عثمان آباد

Asifbhai Mansoori 9998926311
Sabbirbhai 9925900467

LOVE FOR ALL
HATRED FOR NONE

Your's
CAR SEAT COVER

Mfg. All Type of Car Seat Cover

E-1 Gulshan Nagar, Near Indira Nagar
Ishanpur, Ahmadabad, Gujrat 384043

Taher Ahmed siddiqui Cell : 8019648423
Mujeeb ur Rehman 9391118181

Love For All Hatred For None

A.A. TRADERS

General Items, Tailoring Material,
Sports Items, Birthday Items Etc.

Shop No. : 17-2-595/5, Madannapet Mandi,
Sayeedabad, Hyderabad - 500059. (T.S.)

Prop. Zuber
Cell : 9886083030
9480943021

ಜುಬೇರ್
ZUBER ENGINEERING WORKS
Body Building & All Type of Welding and Grill Works

HATTIKUNI CROSS ROAD YADGIR

NUSRAT
MOTORS RE-WINDING
Cell : 9902222345
9448333381

Spl. in :
All Types of Electrical Motor Re-Winding,
Pump Set, Starters & Panel Repairing Centre.

HATTIKUNI ROAD, YADGIR - 585201

®
BRB
OFFSET PRINTERS
AND
PUBLISHERS

BRB CENTRE, THAVAKKARA, KUNNUR - 17
Ph. : 2761010, 2761020

Sayed K. A. Rihan, M.B.A.
Proprietor
Tel: 9035494123/9740190123

B.M.S.ENTERPRISES
INDUSTRIAL UTILITY SOLUTIONS

21, Erannappa Layout Ambadkar Main Road,
Mahadevapura, Bangalore - 560 048
E-mail: bmsentrprises@gmail.com

MUJEEB AHMED
Authorised
EXIDE Care Dealer :
AUTO SERVICE
INDIA MOVES ON EXIDE
UNINTERRUPTED POWER BACK-UP ADVANTAGE
EXIDE INVASMART
EXTRA LIFE
Inverter Battery
36 Month Warranty
EXIDE XPRESS
EXIDE Mileage
EXIDE MATRIX
HOME UPS
EXIDE InvaPlus
Estd. 1946
15-2-397, Opp. Hotel Rajdhani,
Siddiamber Bazar, Hyderabad-12.
: 040-2460 0423, 2465 6593
Cell : 9440996396
EXIDE Loves Cars & Bikes
EXIDE care
M. S. AUTO SERVICE
Dealers in : EXIDE BATTERIES & INVERTERS
3-4-23/4, Bharath Building,
Railway Station Road, Kacheguda,
Hyderabad - 500027. (T.S.)
Cell : 9440996396, 9866531100

سید سعید الدین احمد صاحب مبلغ سلسلہ قادیان

مجلس خدام الاحمدیہ اور ہماری ذمہ داریاں
بانیٔ تنظیم حضرت مصلح موعودؓ کی تحریرات کی روشنی میں

حضرت مصلح موعود صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے عالمگیر غلبہ اسلام کیلئے جن بے شمار عظیم الشان تحریکات کی بنیاد ڈالی ان میں سے ایک نہایت ہی اہم اور دُور رس نتائج کی حامل تحریک ''مجلس خدام الاحمدیہ'' ہے، جس کا قیام ۱۹۳۸ء کو عمل میں آیا۔ مجلس خدام الاحمدیہ کے قیام کے ساتھ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے وقتاً فوقتاً خدام احمدیت کو اپنی ذمہ داریوں اور فرائض کی طرف توجہ دلائی ہیں، ان میں سے بعض اہم ارشادات ذیل میں پیش کئے جاتے ہیں۔

خدام الاحمدیہ کے قیام کی غرض:

''میری غرض اس مجلس کے قیام سے یہ ہے کہ جو تعلیم ہمارے دلوں میں دفن ہے اسے ہوا نہ لگ جائے بلکہ وہ اسی طرح نسلاً بعد نسلٍ دلوں میں دفن ہوتی چلی جائے۔ آج ہمارے دلوں میں دفن ہے تو کل وہ ہماری اولادوں کے دلوں میں دفن ہو اور پرسوں ان کی اولادوں کے دلوں میں یہاں تک کہ یہ تعلیم ہم سے وابستہ ہو جائے ہمارے دلوں کے ساتھ چمٹ جائے اور ایسی صورت اختیار کرے جو دنیا کیلئے مفید اور بابرکت ہو۔'' (الفضل، ۱۷رفروری ۱۹۳۹ء)

ہر شخص نماز با جماعت کا پابند کیا جائے:

''کوئی شخص ایسا نہ رہے جو مسجد (بیت الذکر) میں نماز با جماعت پڑھنے کا پابند نہ ہو سوائے ان زمینداروں کے جنہیں کھیتوں میں کام کرنا پڑتا ہے یا سوائے ان مزدوروں کے جنہیں کام کیلئے باہر جانا پڑتا ہے۔'' (مشعل راہ، جلد ۱، صفحہ ۲۰۹)

نیکی، تقویٰ، عبادت گزاری، دیانت، راستی اور عدل وانصاف میں ترقی کرنی چاہئے:

''ایک طرف ہماری جماعت کو نیکی، تقویٰ، عبادت گزاری، دیانت، راستی اور عدل وانصاف میں ایسی ترقی کرنی چاہئے کہ نہ صرف اپنے بلکہ غیر بھی اس کا اعتراف کریں۔ اسی غرض کو پورا کرنے کیلئے میں نے خدام الاحمدیہ، انصار اللہ اور لجنہ اماء اللہ کی تحریکات جاری کی ہیں۔'' (مشعل راہ، جلد ۱، صفحہ ۳۴۶)

قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہوسکتی:

''میں نے متواتر جماعت کو اس امر کی طرف توجہ دلائی ہے کہ قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہوسکتی ،نئی نسلیں جب تک اس دین اور ان اصول کی حامل نہ ہوں جن کو خدا تعالیٰ کی طرف سے اس کے نبی اور مامور دنیا میں قائم کرتے ہیں۔اس وقت تک اس سلسلہ کا ترقی کی طرف کبھی بھی صحیح معنوں میں قدم نہیں اٹھ سکتا...میں چاہتا ہوں کہ باہر کی جماعتیں بھی اپنی اپنی جگہ خدام الاحمدیہ نام کی مجالس قائم کریں خدام الاحمدیہ سے مراد یہی ہے کہ احمدیت کے خادم یہ نام انہیں یہ بات بھی ہمیشہ یاد دلاتا رہے گا کہ وہ خادم ہیں مخدوم نہیں۔'' (مشعل راہ، جلد ۱، صفحہ ۱۴)

خدام الاحمدیہ کا کام نہایت ہی اہمیت رکھنے والا کام ہے:

''پس خدام الاحمدیہ کا کام کوئی معمولی کام نہیں۔ یہ نہایت ہی اہمیت رکھنے والا کام ہے اور درحقیقت خدام الاحمدیہ میں داخل ہونا اور اس کے مقررہ قواعد کے ماتحت کام کرنا ایک اسلامی فوج تیار کرنا ہے اور ہماری فوج وہ نہیں جس کے ہاتھوں میں بندوقیں یا تلواریں ہوں بلکہ ہماری فوج وہ ہے جس نے دلائل سے دنیا پر غلبہ حاصل کرنا ہے۔ ہماری

تلواریں اور ہماری بندوقیں وہ دلائل ہیں جو احمدیت کی صداقت کے متعلق ہماری طرف سے پیش کئے جاتے ہیں۔ ہماری بندوقیں اور ہماری تلواریں وہ اخلاق فاضلہ ہیں جو ہم سے صادر ہوتے ہیں۔''

(مشعل راہ، جلد ا، صفحہ ۱۸۳)

نوجوانوں میں دینی روح پیدا کی جائے:

''خدام الاحمدیہ کے قیام کی غرض یہ تھی کہ نوجوانوں میں دینی روح پیدا کی جائے اور ان کے قلوب میں دین کیلئے اور بنی نوع انسان کی بہتری کیلئے خدمت کرنے کا جذبہ پیدا کیا جائے۔''

(مشعل راہ، جلد ا، صفحہ ۲۹۴)

پانچ اہم ترین بنیادی باتوں کی تلقین:

''یہ پانچ موٹی موٹی باتیں ہیں۔ا۔تبلیغ کرنا۔ ۲۔قرآن پڑھانا۔ ۳۔شرائع کی حکمتیں بتانا۔ ۴۔اچھی تربیت کرنا۔ ۵۔قوم کی دنیوی کمزوریوں کو دور کرکے انہیں ترقی کے میدان میں بڑھانا۔ یہ پانچ ذمہ داریاں صحابہؓ پر تھیں اور یہی پانچوں ذمہ داریاں ہم پر عائد ہیں۔تبلیغ ہماری ذمہ داری ہے۔تعلیم ہماری ذمہ داری ہے۔احکام کی حکمتیں بتانا ہماری ذمہ داری ہے اور جماعت کی مالی اور اقتصادی حالت کی درستی اور اس کی پستی کو دور کرنا ہماری ذمہ داری ہے۔ اگر ہم یہ پانچ کام نہیں کرتے تو ہم جھوٹے اور کذاب ہیں۔''

(مشعل راہ، جلد ا، صفحہ ۲۰۵)

تنظیم کا ایک مقصد قربانی کے اعلیٰ معیار پیدا کرنا ہے:

''خدام الاحمدیہ کی تنظیم کی غرض یہی تھی کہ اگر کسی موقع پر قربانی کا موقع آجائے تو سو میں سے ننانوے نہیں بلکہ سو کے سو ہی اس قربانی پر پورے اتریں۔ یہ روح اگر تم میں پیدا ہوجائے تو پھر دنیا کی کوئی قوم تم پر ظلم نہیں کرسکتی۔ دنیا کی کوئی طاقت تمہاری راہ میں کھڑی نہیں ہو سکتی۔ یہ تو خدا تعالیٰ کا فضل ہے کہ تمہاری اکثریت ایک ایسے ملک میں ہے جہاں کی حکومت جمہوریت کے اسلامی اصولوں کی پابندی کرتے ہوئے حتی الامکان ظلم وستم ہونے نہیں دیتی لیکن تم نے صرف ایک ملک تک محدود نہیں رہنا۔تم نے ساری دنیا میں اسلام کا جھنڈا گاڑنا ہے اور دنیا میں آج بھی ایسے ممالک موجود ہیں جہاں پر مذہب کے نام پر ظلم ہوتا ہے، جہاں تلوار کے زور سے عقائد کو تبدیل کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ پس تمہارا فرض ہے کہ تم ایسے ممالک کے حالات کیلئے بھی اپنے آپ کو تیار رکھو تاکہ وقت آنے پر تم کمزوری نہ دکھلاؤ۔''

(مشعل راہ، جلد ا، صفحہ ۲۶۲)

روح اور جسم کی مضبوطی کی طرف توجہ کریں:

''اپنے آپ کو ایسے مقام پر کھڑا کرو جس کے بعد تمہیں یقین ہوجائے کہ تم ہرگز بزدلی نہیں دکھاؤ گے۔ اس کیلئے تیاری کرو۔مگر یہ تیاری اسلامی طریق کے مطابق ہونی چاہئے، ایسی تیاری کرنے کے دنیا میں دو ہی طریق ہیں ایک یہ کہ جسموں کو مضبوط بنایا جائے۔ اس کی مثال نپولین، ہٹلر، چنگیز خان اور تیمور سے مل سکتی ہے اور ایک تیاری روح کی مضبوطی اور پاکیزگی کے ذریعہ حاصل ہوتی ہے، اس کی سب سے روشن، اعلیٰ اور ارفع مثال دنیا محمد رسول اللہؐ کے مقدس موجود میں دیکھ چکی ہے۔ پس تم ہٹلر، نپولین یا چنگیز خان اور تیمور کی بجائے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ کو سامنے رکھتے ہوئے تیاری کرو لیکن یہ نمونہ دنیوی مثالوں سے سینکڑوں اور ہزاروں گنا بالا ہے بلکہ اتنا بالا ہے کہ آج بھی فرشتے اس پر مرحبا کہہ رہے ہیں۔''

(مشعل راہ، جلد ا، صفحہ ۲۶۳)

نوجوان یورپ کی چمک سے مرعوب نہ ہوں:

''پس خدام الاحمدیہ کو اس لئے قائم کیا گیا ہے کہ وہ اسلام کے مقصد کو اپنے سامنے رکھیں تا یورپ کے اثرات اور روس کے اثرات اور دوسرے ہزاروں اثرات ان کی نگاہ میں حقیر نظر آنے لگیں اور وہ سمجھیں کہ حقیقی عزت اس کام میں ہے جو خدا نے ان کے سپرد کیا ہے۔''

(مشعل راہ، جلد ا، صفحہ ۱۱۷)

اپنے اندر تقویٰ کو پیدا کرو:

''ان مجالس پر دراصل تربیتی ذمہ داری ہے۔ یادرکھو کہ اسلام کی بنیاد تقویٰ پر ہے... اگر جماعت تقویٰ پر قائم ہو جائے تو پھر وہ خود ہر چیز کی حفاظت کرے گا... جماعت میں تقویٰ پیدا کرنے کی کوشش کریں اوراس کیلئے پہلی ضروری چیز ایمان بالغیب ہے۔انہیں اللہ تعالیٰ ، ملائکہ، قیامت، رسولوں اور ان شاندار اورعظیم الشان نتائج پر جو آئندہ نکلنے والے ہیں، ایمان پیدا کرنا چاہئے۔ انسان کے اندر بزدلی اور نفاق وغیرہ اسی وقت پیدا ہوتے ہیں جب دل میں ایمان بالغیب نہ ہو... پس مجالس انصاراللہ، خدام الاحمدیہ اور لجنہ کا یہ فرض ہے اوران کی یہ پالیسی ہونی چاہئے کہ وہ یہ باتیں قوم کے اندر پیدا کریں اور ہرممکن ذریعہ سے اس کیلئے کوشش کرتے رہیں۔ لیکچروں کے ذریعہ، اسباق کے ذریعہ اور بار بار امتحان لے کر ان باتوں کو دلوں میں راسخ کیا جائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کو بار بار پڑھایا جائے۔ یہاں تک کہ ہر مرد عورت اور ہر چھوٹے بڑے کے دل میں ایمان بالغیب پیدا ہو جائے۔''

(مشعل راہ، جلد ا، صفحہ ۲۷۵ تا ۲۷۸)

اپنے اعمال سے خدمت احمدیت کو ثابت کردیں:

''خدام الاحمدیہ کا فرض ہے کہ وہ اپنے اعمال سے خدمت احمدیت کو ثابت کردیں۔ انصار اللہ کا فرض ہے کہ وہ اپنے اعمال سے دین اسلام کی نصرت نمایاں طور پر کریں اور اطفال الاحمدیہ کا فرض ہے کہ ان کے اعمال اوران کے اقوال تمام کے تمام احمدیت کے قالب میں ڈھلے ہوئے ہوں۔ جس طرح بچہ اپنے باپ کے کمالات کو ظاہر کرتا ہے، اسی طرح وہ احمدیت کے کمالات کو ظاہر کرنے والے ہوں۔ یہی غرض اس نظام کو قائم کرنے کی ہے اور یہی غرض انبیاء کی جماعتوں کے قیام کی ہوا کرتی ہے۔'' (مشعل راہ، جلد ا، صفحہ ۲۲۱)

تبلیغی جہاد کیلئے مالی قربانی کی ضرورت:

''نوجوانوں کو میں خصوصاً توجہ دلاتا ہوں کہ خدام کے ذریعہ سے تم نے بڑے بڑے اچھے کام کرنے شروع کئے ہیں... لیکن یہ کام (خدمت خلق) سب سے مقدم ہے کیونکہ اسلام کی خدمت کیلئے تم کھڑے ہوئے ہو اور اسلام کی تبلیغ کا دنیا میں پھیلانا یہ ناممکن کام اگر تم کردو گے تو دیکھو آئندہ آنے والی نسلیں تمہاری اس خدمت کو دیکھ کر کس طرح تم پر اپنی جانیں نچھاور کریں گی۔''

(مشعل راہ، جلد ا، صفحہ ۴۱۷)

نوجوانوں کو چاہئے کہ اپنے آپ کو دین کی خدمت کیلئے وقف کریں:

''پس جماعت کی ذمہ داریاں بڑھ رہی ہیں۔ نوجوانوں کو چاہئے کہ اپنے آپ کو دین کی خدمت کیلئے وقف کریں... نوجوانوں میں دین کا شوق پیدا کیا جائے اور وہ پہلے سے تیاری کرلیں تاکہ جب سلسلہ کے پھیلانے کے دن آئیں، یہ تیاری ہمارے کام آسکے اور جس جس قربانی کی بھی اشاعت اسلام کیلئے ضرورت ہو ہم اس سے دریغ نہ کریں اور ہم پہلی قوموں سے اچھا نمونہ دکھانے کی کوشش کریں۔''

(مشعل راہ، جلد ا، صفحہ ۳۴۹)

خدمت دین کیلئے اپنے آپ کو پیش کریں:

''میں دوسرے نوجوانوں کو بھی توجہ دلاتا ہوں کہ ان کو بھی اپنی ذمہ داریوں کا احساس کرنا چاہئے اور خدمت اسلام کیلئے اپنے آپ کو پیش کرنا چاہئے۔'' (مشعل راہ، جلد ا، صفحہ ۴۶۴)

کام کرنے کے علاوہ اپنے فرائض کی طرف توجہ کرنے کی ضرورت:

''اپنے کاموں کے علاوہ ہمیں یہ دعا بھی کرنی چاہئے کہ اے خدا جس حد تک ہماری طاقت تھی ہم نے کوشش کی، اب تو ہی اس کام کو پورا کردے کیونکہ یہ کام اب ہماری طاقت سے باہر ہے۔ تم پہلے فرائض کو ادا کرنے کی طرف توجہ کرو... اگر تمہارے اندر جوش اور اخلاص ہے اور پھر تم دعا کرتے ہو تو تم کامیاب ہو جاؤ گے ورنہ کامیابی تمہیں حاصل نہیں ہوسکتی۔ پس ضرورت اس بات کی ہے کہ تم اپنے اندر جوش، اخلاص اور دعا پر یقین پیدا کرو۔ میں جماعت کو توجہ دلانا چاہتا ہوں خصوصاً

نوجوانوں کو کہ وہ اپنے اندر دعا کی عادت پیدا کریں۔‘‘
(مشعل راہ، جلد ا، صفحہ ۵۲۶)

اللہ تعالیٰ کی محبت اور خدمت خلق کو اپنی زندگیوں کا مقصد بناؤ:

’’کبھی بھی یہ مت خیال کرو کہ لوگ تمہارے کام کی قدر نہیں کرتے۔ تم لوگوں کی خاطر نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کی خاطر خدمت خلق کرو اور اللہ تعالیٰ کی محبت اور خدمت خلق کو اپنی زندگیوں کا مقصد بناؤ۔ اگر تم ایسا کرو گے تو پھر تمہاری کامیابی میں کوئی شبہ نہیں رہے گا۔‘‘
(مشعل راہ، جلد ا، صفحہ ۷۴۲)

اپنے اوقات کو صحیح طور پر گزارو:

’’خدا تعالیٰ نے تمہیں ہوشیار کر دیا ہے۔ اب تم اپنے دلوں کو مضبوط کرو اور آنے والے خطرات کیلئے تیاری کرو۔ وہ تیاری اس طرح ہو سکتی ہے کہ تم اپنے اوقات کو صحیح رنگ میں گزارو اور زیادہ سے زیادہ تبلیغ کرو۔ زیادہ سے زیادہ خدمت خلق کرو۔ خدمت خلق کے متعلق تمہارا کام ابھی نمایاں نہیں ہے... واضح رہے کہ خدمت خلق سے میری مراد محض احمدیوں یا مسلمانوں کی خدمت نہیں بلکہ بلاامتیاز مذہب وملت خدا کی ساری ہی مخلوق کی خدمت مراد ہے حتی کہ اگر دشمن بھی مصیبت میں ہو تو اس کی بھی مدد کرو۔ یہ ہے خدمت خلق کا صحیح جذبہ۔‘‘
(مشعل راہ، جلد ا، صفحہ ۶۴۳)

اپنے اندر محنت اور قربانی کی عادت پیدا کرنے کی ضرورت:

’’آج میں جماعت کے نوجوانوں کو اس طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ ان کو اپنے اندر محنت اور قربانی کی عادت پیدا کرنی چاہئے اور اس بات کو اچھی طرح ذہن نشین کر لینا چاہئے کہ کسی قوم کی حالت ترقی پزیر نہیں ہو سکتی جب تک اس قوم کے خواص وعوام میں محنت اور قربانی کی عادت نہ ہو۔‘‘ (مشعل راہ، جلد ا، صفحہ ۴۹۶)

اپنے اندر جوش اور سنجیدگی پیدا کرنے کی ضرورت ہے:

’’پس پہلے اپنے اندر جوش اور سنجیدگی پیدا کرنی چاہئے۔ پھر ہم دوسروں کی توجہ کو بھی پھیر سکیں گے اور وہ سمجھ لیں گے کہ اسلام کی باتیں سچی ہیں اور وہ ان پر سچے دل سے غور کرنے کیلئے تیار ہو جائیں گے اور اسلام اس مقام پر پہنچ جائے گا جس پر آج سے تیرہ سو سال پہلے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے پہنچایا تھا۔‘‘
(مشعل راہ، جلد ا، صفحہ ۵۲۵)

حضرت مصلح موعودؓ کا ایک دردانگیز پیغام:

’’سلسلہ کا جھنڈا نیچا نہ ہو۔ اسلام کی آواز پست نہ ہو۔ خدا تعالیٰ کا نام ماند نہ پڑے۔ قرآن سیکھو اور حدیث سیکھو اور دوسروں کو سکھاؤ اور خود عمل کرو اور دوسروں سے عمل کرواؤ۔ زندگیاں وقف کرنے والے ہمیشہ تم میں سے ہوتے رہیں اور ہر ایک اپنی جائداد کے وقف کا عہد کرنے والا ہو۔ خلافت زندہ رہے اور اس کے گرد جان دینے کیلئے مومن آمادہ کھڑا ہو۔ صداقت تمہارا زیور، امانت تمہارا حسن، تقویٰ تمہارا لباس ہو۔ خدا تمہارا ہو اور تم اس کے ہو۔ آمین!‘‘
(مشعل راہ، جلد ا، صفحہ ۵۱۲)

❀❀❀

اعلان ولادت

خاکسار اعجاز احمد گنائی معلم سلسلہ پنجاب کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے مؤرخہ 2 فروری 2017 کو بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود کا نام سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فواد احمد گنائی رکھا ہے۔ عزیز وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ اللہ تعالیٰ عزیز کا ہر لحاظ سے نگہبان ہو اور خاکسار کو سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی توقعات کے مطابق ان کی اعلیٰ رنگ میں تربیت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

HR
Sk. Anas Ahmad
Mob : 9861084857
9583048641
email : anash.race@gmail.com

H. R. ALUMINIUM & STEEL
We Deal with all Types of Aluminium & Steel Works
Sliding Window, Door, Partition, ACP Work,
Glazing, Steel Railing etc.
Sivananda Complex, Machhuati, Near Salipur SBI

Love For All
Hatred For None
Mob. : 9387473243
9387473240
0495 2483119
SUBAIDA
Traders
Madura bazar, Cheruvannoor, Calicut

Dealers in Teak, Rubwood & Rose Wood Furniture
Our sister concerns : Subaida timbers, feroke - 2483119
Subaida traders, Madura Bazar, Cheruvannoor
National furniture, Thana, Kannur, 0497-2767143

M/S. ALLIA EARTH MOVERS
AEM
(EARTH MOVING CONTRACTOR)

Volvo-290, 210, L&T Komatsu PC-300, 200.
Tata Hitachi, Ex-200, Ex-70, JCB, Dozer etc.
On hire basis
KUSAMBI, SUNGRA, SALIPUR, CUTTACK - 754221
Tel. : 0671 - 2112266
Mob. : 9437078266 / 9437032266 / 9438332026 / 9437378063

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ
يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خُلَّةٌ وَّلَا شَفَاعَةٌ ؕ
وَالْكٰفِرُوْنَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ○ (البقرہ:255)

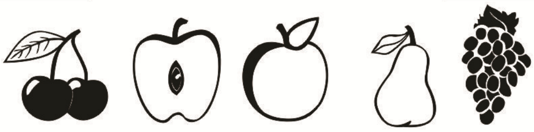

AHMAD FRUIT AGENCY
Commission & Forwarding Agents :
Asnoor, Kulgam (Kashmir)
Hqrt. Dar Fruit Co.
Kulgam
B.O. Ahmad Fruits
Mobiles : 9419049823, 9622584733, 9596285244

NAVNEET
JEWELLERS

Ph.: 01872-220489 (S)
220233, 220847 (R)
CUSTOMER'S
SATISFACTION IS
OUR MOTTO
FOR EVERY KIND OF
GOLD & SILVER ORNAMENTS
(All kinds of rings & "Alaisallah"
rings also sold here)
Navneet Seth, Rajiv Seth
Main Bazzar Qadian

Love For All Hatred For None

Nasir Shah (Prop.)

Gangtok, Sikkim

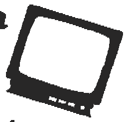

Watch Sales & Service

All kind of Electronics

Export & Import Goods &

V.C.D. and C.D. Players

are available here

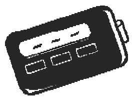

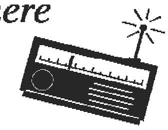

Near Ahmadiyya Muslim Mission
Gangtok, Sikkim
Ph.: 03592-226107, 281920

اِنَّ رَبَّكَ يَبۡسُطُ الرِّزۡقَ لِمَنۡ يَّشَآءُ وَيَقۡدِرُ ؕ اِنَّهٗ كَانَ بِعِبَادِهٖ خَبِيۡرًۢا بَصِيۡرًا ۝
(سورہ بنی اسرائیل، آیت 31)

Surely, thy Lord enlarges *His* provision for whom He pleases, and straitens *it for whom He pleases*. Verily, He knows *and* sees His servants full well. (Al-Qur'an 17:31)

NOORUDDIN ELECTRIC WORKS

Specialist in :

Electrical Interior Work & Casing - Caping

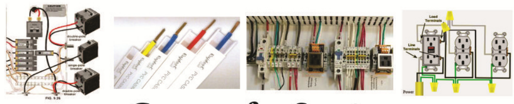

Contact for Service
and
Walk for Training

9765353734 9764299007

Opp. Passport Office, Behind Yashwant Hotel,
Pingle Vasti, Mundwa Road, Pune - 36

JMB Rice mill Pvt. Ltd.

At. Tisalpur, P.O. Rahanja, Bhadrak, Pin-756111
Ph. : 06784 - 250853 (O), 250420 (R)

”انسان کی ایک ایسی فطرت ہے کہ وہ خدا کی محبت اپنے اندر مخفی رکھتی ہے پس جب وہ محبت تزکیہ نفس سے بہت صاف ہو جاتی ہے اور مجاہدات کا صیقل اس کی کدورت کو دور کر دیتا ہے تو وہ محبت خدا کے نور کا پرتوہ حاصل کرنے کے لئے ایک مصفا آئینہ کا حکم رکھتی ہے۔ جیسا کہ تم دیکھتے ہو جب مصفا آئینہ آفتاب کے سامنے رکھا جائے تو آفتاب کی روشنی اس میں بھر جاتی ہے۔“ (کلام امام الزمان)

Prop. Asif Mustafa

V CARE SERVICING & GARAGE

CARE TRAVELLING

Servicing of all type of vehicles
(2, 3 & 4 Wheelers)

RAMSAR CHOWK, BHAGALPUR-2

*** Washing * Polish * Greasing * Chasis Paint**

Contact for : Car Booking for Marriage & Travailing.
(Tata Victa A.C., Scorpio Grand, Bolero and
all types of Vehicle available)
Mob. : 9431422476, 9973370403

آنحضرت ﷺ کی شان ختم نبوت حضرت مسیح موعودؑ کے ارشادات کی روشنی میں

(محمد کاشف خالد متعلم جامعہ احمدیہ قادیان)

دوسری و آخری قسط

سیدنا حضرت مسیح موعودؑ نے جہاں ختم نبوت کی حقیقی شان بیان فرمائی وہیں آپؑ نے اللہ تعالیٰ کے اذن سے قائم کردہ آخرین کی جماعت کو بھی ہمیشہ یہی تاکیدی نصیحت فرمائی کہ وہ اس اعلیٰ شان اور ارفع مقام کے حامل اُمّی نبی ﷺ کے دامن سے ہمیشہ چمٹے رہیں تا ہمیشہ آپ ﷺ کی اعلیٰ شان ختم نبوت کے فیضان سے روحانی فیض حاصل کرتے رہیں چنانچہ احمدیوں کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا:۔

’’تمہارے لئے ایک ضروری تعلیم یہ ہے کہ قرآن شریف کو مہجور کی طرح نہ چھوڑو کہ تمہاری اسی میں زندگی ہے۔ جو لوگ قرآن کو عزت دیں گے وہ آسمان پر عزت پائیں گے۔ جو لوگ ہر ایک حدیث اور ہر ایک قول پر قرآن کو مقدم رکھیں گے ان کو آسمان پر مقدم رکھا جائے گا نوع انسان کے لئے روئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن اور تمام آدم زادوں کے لئے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم سو تم کوشش کرو کہ سچی محبت اس جاہ وجلال کے نبی کے ساتھ رکھو اور اس کے غیر کو اس پر کسی نوع کی بڑائی مت دو۔ تا آسمان پر تم نجات یافتہ لکھے جاؤ۔‘‘ (کشتی نوح صفحہ:23)

چنانچہ اس بنیادی ہدایت کی روشنی میں جماعت احمدیہ قرآن مجید پر نہایت محکم ایمان رکھتی ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے آنحضرتؐ کو خاتم النبیین قرار دیا ہے اسلئے ہر احمدی اس پر ایمان رکھتا ہے۔

قارئین کرام! رسول اللہ ﷺ کی شان ختم نبوت کا ایک پہلو جو حضرت مسیح موعودؑ نے بیان فرمایا ہے یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ سے حقیقی تعلق قائم کرنا جو کہ مذہب اور پیدائش انسانی کی اصل غرض ہوتی ہے، کا واحد ذریعہ اطاعت محمدی ہے۔ یعنی کوئی بھی انسان رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کے دائرہ سے باہر رہ کر خدا تک پہنچنے اور اس سے کامل تعلق قائم کرنے کا دعوٰی نہیں کر سکتا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنی محبت کے ساتھ رسول کی محبت کی شرط لگا دی ہے اور یہی وہ حقیقی شان ہے جس کی وجہ سے رسول اللہ ﷺ خاتم النبیین ہیں۔ چنانچہ آپؑ نے فرمایا:۔

’’ہمارا اعتقاد جو ہم دنیوی زندگی میں رکھتے ہیں، جس کے ساتھ ہم بفضل وتوفیق باری تعالیٰ اس عالم گزران سے کوچ کریں گے یہ ہے کہ حضرت سیدنا ومولانا محمد مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین وخیر المرسلین ہیں جن کے ہاتھوں سے اکمالِ دین ہو چکا۔ اور وہ نعمت بہ مرتبہ اتمام پہنچ چکی۔ جس کے ذریعہ سے انسان راہِ راست کو اختیار کر کے خدا تعالیٰ تک پہنچ سکتا ہے۔‘‘ (ازالہ اوہام حصہ اوّل صفحہ:137 مطبوعہ 1891ء)

سیدنا حضرت مسیح موعودؑ نے جہاں رسول اللہ ﷺ کے مقام ختم نبوت کی حقیقی شان کو ظاہر فرمایا ہے وہیں اس مقام و مرتبہ پر ایمان رکھنے کی اہمیت کو بھی اجاگر کیا ہے۔ آپؑ نے اللہ تعالیٰ کی محبت حاصل کرنے کے لئے ختم نبوت پر ایمان کو شرط قرار دیا ہے۔ چنانچہ فرمایا:۔

’’خدا اُس شخص سے پیار کرتا ہے جو اس کی کتاب قرآن شریف کو اپنا دستور العمل قرار دیتا ہے اور اسکے رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو درحقیقت خاتم الانبیاء سمجھتا ہے۔‘‘

(چشمۂ معرفت صفحہ:324 مطبوعہ 1908ء)

اسی طرح جو شخص رسول اللہ ﷺ کے اس مقام کا منکر ہو اس کے متعلق اپنے عقیدہ کا اظہار آپؑ نے ان الفاظ میں کیا ہے:۔

''مَیں جناب خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی ختمِ نبوت کا قائل ہوں اور جو شخص ختمِ نبوت کا منکر ہو اس کو بے دین اور دائرۂ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں۔'' (تقریر واجب الاعلان صفحہ:5 مطبوعہ 1891ء)

حضرت مسیح موعودؑ نے اپنی تحریرات میں متعدد مقامات پر رسول اللہ ﷺ کے خاتم النبیین ہونے کا اقرار کرتے ہوئے آپ ﷺ کی ختم نبوت کی حقیقی شان کو ظاہر فرمایا ہے۔ آپؑ کی شاید ہی کوئی ایسی تصنیف ہوگی جس میں آپؑ نے اپنے آقا و مطاع رسول اللہ ﷺ کی شان خاتمیت کو خوبصورت الفاظ میں بیان نہ کیا ہو اور کرتے بھی کیوں نہ، آخر یہ اعزاز اور یہ نعمت ما سوائے ہمارے سید المرسلین خیر البشر و افضل الرسل حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے اور کسی نبی کو عطا نہیں ہوا ہے اور یہ شان اسلام کی سچائی کا ایک نشان اور رسول اللہ ﷺ کی افضلیت کا زندہ ثبوت ہے۔

چنانچہ جملہ ارشادات میں سے چند بطور مشت نمونہ از خروارے پیش خدمت ہیں:۔

۱۔ ہمیں اللہ تعالیٰ نے وہ نبی دیا جو خاتم المؤمنین خاتم العارفین اور خاتم النبیینؐ ہے۔ اور اسی طرح وہ کتاب اس پر نازل کی جو جامع الکتب اور خاتم الکتب ہے۔ رسول اللہؐ جو خاتم النبیین ہیں۔ اور آپؐ پر نبوت ختم ہو گئی تو یہ نبوت اس طرح پر ختم نہیں ہوئی جیسے کوئی گلا گھونٹ کر ختم کر دے۔ ایسا ختم قابل فخر نہیں ہوتا۔ بلکہ رسول اللہ ﷺ پر نبوت ختم ہونے سے یہ مراد ہے کہ طبعی طور پر آپؐ پر کمالات نبوّت ختم ہو گئے۔ یعنی وہ کمالات متفرقہ جو آدمؑ سے لے کر مسیح ابن مریمؑ تک نبیوں کو دئے گئے تھے کسی کو کوئی اور کسی کو کوئی۔ وہ سب کے سب آنحضرتؐ میں جمع کر دئے گئے۔ اور اس طرح پر آپؐ طبعاً خاتم النبیین ٹھہرے۔

(تقریر حضرت مسیح موعودؑ مندرجہ اخبار الحکم مورخہ ۱۷ مارچ ۱۹۰۵ء)

۲۔ جس کامل انسان پر قرآن شریف نازل ہوا... وہ خاتم الانبیاء بنے۔ مگر ان معنوں سے نہیں کہ آئندہ اُس سے کوئی روحانی فیض نہیں ملے گا بلکہ ان معنوں سے کہ وہ صاحبِ خاتم ہے بجُز اُس کی مُہر کے کوئی فیض کسی کو نہیں پہنچ سکتا۔ اور اس کی اُمّت کے لئے قیامت تک مکالمہ اور مخاطبہ الٰہیہ کا دروازہ کبھی بند نہ ہوگا اور بجُز اُس کے کوئی نبی صاحب خاتم نہیں ایک وہی ہے جس کی مُہر سے ایسی نبوت بھی مل سکتی ہے جس کے لئے اُمّتی ہونا لازمی ہے۔ اور اُس کی ہمّت اور ہمدردی نے اُمّت کو ناقص حالت پر چھوڑنا نہیں چاہا۔ اور اُن پر وحی کا دروازہ جو حصول معرفت کی اصل جڑھ ہے بند رہنا گوارا نہیں کیا۔ ہاں اپنی ختم رسالت کا نشان قائم رکھنے کے لئے یہ چاہا کہ فیضِ وحی آپ کی پیروی کے وسیلہ سے ملے اور جو شخص اُمّتی نہ ہو اُس پر وحی الٰہی کا دروازہ بند ہو سو خدا نے ان معنوں سے آپ کو خاتم الانبیاء ٹھہرایا۔ لہٰذا قیامت تک یہ بات قائم ہوئی کہ جو شخص سچی پیروی سے اپنا اُمّتی ہونا ثابت نہ کرے اور آپ کی متابعت میں اپنا تمام وجود محو نہ کرے ایسا انسان قیامت تک نہ کوئی کامل وحی پا سکتا ہے اور نہ کامل ملہم ہو سکتا ہے کیونکہ مستقل نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہو گئی ہے مگر ظلّی نبوت جس کے معنی ہیں کہ محض فیضِ محمدی سے وحی پانا وہ قیامت تک باقی رہے گی۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۷، ۲۸)

۳۔ ''درود و سلام تمام رسولوں سے بہتر اور تمام برگزیدوں سے افضل محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر کہ خاتم الانبیاء اور شفیع المذنبین اور تمام اوّلین و آخرین کے سردار ہیں اور آپؐ کی آل پر کہ طاہر و مطہر ہیں اور آپؐ کے اصحاب پر کہ حق کا نشان اور اللہ کی محبت ہیں اہلِ جہان کے لئے۔''

(انجام آتھم صفحہ 73 مطبوعہ 1896ء)

۴۔ ''ایک وہ زمانہ تھا کہ انجیل کے واعظ بازاروں اور گلیوں اور کوچوں میں نہایت دریدہ دہنی اور سراسر افتراء سے ہمارے سید و مولیٰ خاتم الانبیاء اور افضل الرسل والاصفیاء اور سید المعصومین والاتقیاء حضرت محبوب جناب احدیت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت یہ قابلِ شرم

جھوٹ بولا کرتے تھے کہ جناب سے کوئی پیشگوئی یا معجزہ ظہور میں نہیں آیا۔اوراب یہ زمانہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے علاوہ اُن ہزار ہا معجزات کے جو ہمارے سرورومولیٰ شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم سے قرآن شریف اور احادیث میں اِس اکثرت سے مذکور ہیں جو اعلیٰ درجہ کے تواتر پر ہیں، تازہ بتازہ صد ہانشان ایسے ظاہر فرمائے ہیں کہ کسی مخالف اور منکر کو ان کے مقابلہ کی طاقت نہیں۔'' (تریاق القلوب صفحہ:5 مجریہ 1902ء)

۵۔''آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم الانبیاء ٹھہرایا گیا جس کے یہ معنے ہیں کہ آپ کے بعد براہِ راست فیوضِ نبوت منقطع ہو گئے اوراب کمالِ نبوت صرف اسی شخص کو ملے گا جو اپنے اعمال پر اتباعِ نبویؐ کی مہر رکھتا ہوگا اور اِس طرح پر وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بیٹا اور آپؐ کا وارث ہوگا۔'' (ریویو بر مباحثہ بٹالوی وچکڑالوی صفحہ:6-7 مطبوعہ 1902ء)

۶۔''ہم مسلمان ہیں، ایمان رکھتے ہیں خدا تعالیٰ کی کتاب فرقانِ حمید پر۔ اور ایمان رکھتے ہیں کہ ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے نبی اور اس کے رسول ہیں اور وہ سب دینوں سے بہتر دین لائے اور ہم ایمان رکھتے ہیں کہ آپ خاتم الانبیاء ہیں۔'' (مواہب الرحمن صفحہ 66 مطبوعہ 1903ء)

۷۔''پانچواں ہزار نیکی اور ہدایت کے پھیلنے کا۔یہی وہ ہزار ہے جس میں ہمارے سید ومولیٰ ختمی پناہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا کی اصلاح کے لئے معبوث ہوئے۔'' (لیکچر لاہور مطبوعہ 1904ء صفحہ:31)

۸۔''تمام تعریفیں خدا کے لئے ثابت ہیں جو تمام عالموں کا پروردگار ہے۔اور درود وسلام اس کے نبیوں کے سردار پر جو اس کے دوستوں میں سے برگزیدہ اور اسکی مخلوقات اور ہر ایک پیدائش میں سے پسندیدہ اور خاتم الانبیاء اور فخر الاولیاء ہے۔ ہمارا سید، ہمارا امام، ہمارا نبی محمد مصطفٰےؐ جو زمین کے باشندوں کے دل روشن کرنے کے لئے خدا کا آفتاب ہے۔''

(نور الحق صفحہ:1 مطبوعہ 1894ء)

۹۔''اللہ جلہ شانہٗ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو صاحبِ خاتم بنایا۔ یعنی آپؐ کو افاضۂ کمال کے لئے مہر دی جو کسی اور نبی کو ہرگز نہیں دی گئی۔ اِسی وجہ سے آپ کا نام خاتم النبیین ٹھہرا۔یعنی آپ کی پیروی کمالاتِ نبوت بخشتی ہے اور آپؐ کی توجہ روحانی نبی تراش ہے۔اور یہ قوت قدسیہ کسی اور نبی کو نہیں ملی۔'' (حقیقۃ الوحی صفحہ:97 حاشیہ مطبوعہ 1907ء)

۱۰۔''وہ مبارک نبی حضرت خاتم الانبیاء امام الاصفیاء، ختم المرسلین، فخر النبیین جناب محمد مصطفٰے ﷺ ہیں۔اے پیارے خدا اس پیارے نبیؐ پر وہ رحمت اور درود بھیج جو ابتدائے دنیا سے تو نے کسی پر نہ بھیجا ہو۔''

(اتمام الحجۃ صفحہ 28 مطبوعہ 1894ء)

۱۱۔میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اسلام ایسے بدیہی طور پر سچا ہے کہ اگر تمام کفار رُوئے زمین دعا کرنے کے لئے ایک طرف کھڑے ہوں اور ایک طرف صرف میں اکیلا اپنے خدا کی جناب میں کسی امر کے لئے رجوع کروں تو خدا میری ہی تائید کرے گا مگر نہ اس لئے کہ سب سے میں ہی بہتر ہوں بلکہ اس لئے کہ میں اُس کے رسول پر دلی صدق سے ایمان لایا ہوں اور جانتا ہوں کہ تمام نبوتیں اُس پر ختم ہیں اور اُس کی شریعت خاتم الشرائع ہے مگر ایک قسم کی نبوت ختم نہیں یعنی وہ نبوت جو اُس کی کامل پیروی سے ملتی ہے اور جو اُس کے چراغ میں سے نور لیتی ہے وہ ختم نہیں کیونکہ وہ محمدی نبوت ہے یعنی اُس کا ظل ہے اور اُسی کے ذریعہ سے ہے اور اُسی کا مظہر ہے اور اُسی سے فیضیاب ہے۔(چشمہ معرفت صفحہ ۳۲۵)

۱۲۔اے نادانو!! اور آنکھوں کے اندھو!!! ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ہمارے سیّد ومولیٰ (اس پر ہزار ہا سلام) اپنے افاضہ کے رُو سے تمام انبیاء سے سبقت لے گئے ہیں۔کیونکہ گذشتہ نبیوں کا افاضہ ایک حد تک آ کر ختم ہو گیا۔اور اب وہ قومیں اور وہ مذہب مُردے ہیں۔کوئی اُن میں زندگی نہیں۔مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا رُوحانی فیضان قیامت تک جاری ہے۔اسی لئے باوجود آپ کے اس فیضان کے اس اُمت کے لئے ضروری نہیں کہ کوئی مسیح باہر سے آوے۔بلکہ آپ کے سایہ میں پرورش

پانا ایک ادنیٰ انسان کو مسیح بنا سکتا ہے جیسا کہ اُس نے اس عاجز کو بنایا (روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۳۸۹ چشمہ مسیحی)

۱۳۔ تمام نبوتیں اور تمام کتابیں جو پہلے گذر چکیں اُن کی الگ طور پر پیروی کی حاجت نہیں رہی کیونکہ نبوت محمدؐیہ اُن سب پر مشتمل اور حاوی ہے۔ اور بجز اِس کے سب راہیں بند ہیں۔ تمام سچائیاں جو خدا تک پہنچاتی ہیں اسی کے اندر ہیں نہ اس کے بعد کوئی نئی سچائی آئے گی اور نہ اس سے پہلے کوئی ایسی سچائی تھی جو اس میں موجود نہیں اس لئے اِس نبوت پر تمام نبوتوں کا خاتمہ ہے اور ہونا چاہئے تھا کیونکہ جس چیز کے لئے ایک آغاز ہے اس کے لئے ایک انجام بھی ہے لیکن یہ نبوت محمدؐیہ اپنی ذاتی فیض رسانی سے قاصر نہیں بلکہ سب نبوتوں سے زیادہ اِس میں فیض ہے اس نبوت کی پیروی خدا تک بہت سہل طریق سے پہنچا دیتی ہے اور اس کی پیروی سے خدا تعالیٰ کی محبت اور اُس کے مکالمہ مخاطبہ کا اُس سے بڑھ کر انعام مل سکتا ہے جو پہلے ملتا تھا۔ مگر اِس کا کامل پیرو صرف نبی نہیں کہلا سکتا کیونکہ نبوت کاملہ تامہ محمدؐیہ کی اس میں ہتک ہے ہاں اُمّتی اور نبی دونوں لفظ اجتماعی حالت میں اُس پر صادق آسکتے ہیں کیونکہ اس میں نبوت تامہ کاملہ محمدؐیہ کی ہتک نہیں بلکہ اُس نبوت کی چمک اِس فیضان سے زیادہ تر ظاہر ہوتی ہے۔ (رسالہ الوصیت صفحہ ۱۷، ۱۸)

پس یہ ہے ہمارے آقا سیدنا حضرت اقدس محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ عظیم المرتبت اور فیض رساں مقام اور ختم نبوت کی حقیقی شان جس کا عرفان ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے عطا فرمایا ہے۔ آپ نے اپنی تمام تحریرات اور تقاریر میں ختم نبوت کی حقیقت کو مختلف پہلوؤں سے خوب کھول کھول کر واضح فرمایا ہے۔ آپؑ ہی نے ہمیں وہ آنکھیں عطا کیں جن سے ہم رُوئے مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کرسکیں۔ آپؑ کا یہ احساس ایسا ہے کہ سو جان قربان ہونا بھی اس کا بدلہ نہیں ہوسکتا۔ ہمیں فخر ہے کہ ہمارے رہنما نے ہمیں حضرت اقدس محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی شان ختم نبوت کا عرفان عطا کیا۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ

جماعت احمدیہ کا یہی عقیدہ ہے کہ آنحضرت ﷺ خاتم النبیین ہیں۔ آپؐ نے نبوت پر مہر لگا دی ہے یعنی اپنی آمد سے اُسے کمال تک پہنچا دیا ہے۔ نبوت کے جس قدر بھی کمالات ممکنہ ہیں وہ سب آپؐ کی روح میں انتہائی کمال کو پہنچ گئے ہیں۔ آپ کی شان اور مرتبہ کا کوئی نبی نہیں آسکتا ہے۔ ہاں آپؐ کی مہر نبوت کی تاثیر اور فیض سے آپؐ کا امتی مقام نبوت پاسکتا ہے۔ مگر نبی ہونے کے باوجود وہ آپ کا امتی بھی رہتا ہے اور آپؐ کی لائی ہوئی شریعت قرآن کریم کی پابندی اس پر لازم آتی ہے۔

نبی اکرم ﷺ کی شان خاتم النبیین کا افاضہ اور برکت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے امت محمدؐیہ میں آپؐ کی تاثیر کے نتیجہ میں آپؐ کے روحانی فرزند حضرت مرزا غلام احمد قادیانیؑ کو مسیح موعود و مہدی معہود اور امام آخر الزمان قرار دے کر آپؐ کی کامل پیروی اور آپؐ سے بے حد محبت کی برکت سے آپؐ کی ختم نبوت کی شان کے افاضہ کمال کو ظاہر کرنے کے لئے مقام نبوت سے سرفراز فرمایا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ امت کو خاتم النبیین کے حقیقی مفہوم کو سمجھتے ہوئے زمانہ کے امام کو پہچاننے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین وَمَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِیْنُ

❀❀❀

(منعقدہ 30/اکتوبر 2016)

مجلس عاملہ مجلس خدام الاحمدیہ کینیڈا کے ساتھ حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی میٹنگ

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ میٹنگ ہال میں تشریف لے آئے جہاں نیشنل مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ کی حضور انور کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔ حضور انور نے دعا کروائی۔ سابق صدر خدام الاحمدیہ کی امسال ٹرم مکمل ہو چکی تھی اور نئے صدر خدام کا تقرر ہو چکا تھا۔ نئے صدر کے ساتھ سابق صدر خدام بھی اس میٹنگ میں موجود تھے۔ حضور انور نے نئے صدر خدام سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ پرانے صدر کی جو اچھی باتیں ہیں ان کو اپنانے کی کوشش کریں اور جو کمزوریاں ہیں ان کو ختم کرنے کی کوشش کریں۔ حضور انور نے فرمایا: مجھے پتہ لگا ہے کہ یہاں رواج ہے کہ صدر صاحب سے ملنا ہو تو پہلے وقت لینا پڑتا ہے اور پہلے نام لکھوانا پڑتا ہے اگر ایسا رواج ہے تو اس کو ختم ہونا چاہئے۔ خادم کا مطلب خدمت کرنے والا ہے اور خدمت کے لئے آپ کے پاس جو کوئی آئے تو آپ کا فرض ہے کہ بلا تاخیر اس کو ملیں اور اس کی بات سنیں اور اگر فوری نوعیت کا کوئی کام ہے تو اسی وقت کریں۔ مجلس عاملہ کے ممبران، قائدین اور مہتممین سب کا فرض ہے کہ اپنے آپ کو ہمہ وقت خدمت کے لئے تیار رکھیں۔

حضور انور نے فرمایا: مجھے یہ بھی شکایتیں آرہی ہیں کہ پیس ولیج اور احمدیہ ابوڈ آف پیس میں بعض لڑکوں کو نشہ کرنے کی عادت ہے۔ سگریٹ میں کوئی چیز ڈال لیتے ہیں یا marijuana پیتے ہیں اور یہ تعداد بڑھ رہی ہے۔ اس طرف فوری توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

حضور انور نے مہتمم تربیت سے دریافت فرمایا کہ آپ کی کیا جاب ہے۔ اس پر موصوف نے بتایا کہ وہ بینک میں IT کے شعبہ میں کام کرتے ہیں۔ مہتمم تربیت کے ساتھ مربی سلسلہ حنان صاحب بیٹھے تھے۔ حضور انور کے استفسار پر انہوں نے بتایا کہ میرے پاس تعلیم کا شعبہ ہے۔ اس پر حضور انور نے صدر صاحب خدام الاحمدیہ کو ہدایت فرمائی کہ مہتمم تربیت کو مہتمم تعلیم بنائیں اور مہتمم تعلیم کو مہتمم تربیت بنائیں۔

حضور انور نے نئے مہتمم تربیت کو ہدایت دیتے ہوئے فرمایا: آپ ایسے خدّام کا پتہ کریں جو نشہ کی برائی میں ملوث ہیں اور پھر ان کی تربیت کا پلان بنائیں۔ آپ مربی ہیں۔ آپ کا دینی علم بھی ہے اور آپ کی عمر بھی ایسی ہے کہ ان خدام سے رابطہ کر کے اپنے قریب لا سکتے ہیں۔ آپ پڑھے لکھے بھی ہیں اس لئے آپ کی اپروچ زیادہ بہتر ہو سکتی ہے۔ بعدازاں حضور انور نے نائب صدران سے باری باری ان کے سپرد کاموں اور شعبوں کے بارہ میں دریافت فرمایا۔

حضور انور نے معتمد صاحب سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ آپ تو جاب کرتے ہیں۔ معتمد کو بڑا وقت دینا پڑتا ہے۔ کیا آپ دو تین گھنٹے روزانہ دے سکتے ہیں۔ اس پر موصوف نے عرض کیا کہ اتنا وقت روزانہ دے سکتا ہوں۔ حضور انور کے استفسار پر معتمد صاحب نے بتایا کہ ہماری کل 87 مجالس ہیں اور سب مجالس ہر ماہ اپنی رپورٹس بھجواتی ہیں۔

حضور انور نے دریافت فرمایا ان رپورٹس پر تبصرہ کس طرح بھجوایا جاتا ہے؟ اس پر معتمد صاحب نے عرض کیا تمام مہتممین اپنے

سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ کینیڈا کو خصوصی ہدایات اور زریں نصائح سے نوازا ہے۔ یہ نصائح دنیا بھر کے خدام کے لئے مشعل راہ ہیں۔ قائدین کرام اور اراکین مجلس خدام الاحمدیہ کو تاکید کی جاتی ہے کہ جملہ قائدین مجالس ان ہدایات کو اپنی مجلس عاملہ میں رکھتے ہوئے ان کے مطابق اپنی مجالس کی کارکردگی کو مزید بہتر بنانے کی ہر ممکن کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان ہدایات کے مطابق زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت)

اپنے شعبہ کی رپورٹ پر تبصرہ بھجواتے ہیں۔

حضور انور نے صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ کو ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ اپنے سالانہ اجتماع میں اور دوسرے تربیتی پروگراموں اور کلاسز میں خدام کے ساتھ سوال و جواب کی مجالس رکھا کریں جس میں جو نوجوان مربی ہیں وہ ان کے سوالوں کا جواب دیں۔ نوجوان مربیان یہاں کا ماحول نوجوانوں کے حالات اور ان کی زبان اچھی طرح جانتے ہیں۔ اس پر صدر صاحب مجلس نے بتایا کہ اس قسم کے بعض پروگرام ہم نے چھوٹے لیول پر کئے ہیں۔ حضور انور نے سوالات کے بارہ میں دریافت فرمایا کہ کس قسم کے سوالات ہوئے ہیں؟ صدر صاحب نے جواب دیا کہ زیادہ تر ڈرگس، الکحل اور اسکول میں جو چیلنجز ہیں اس بارہ میں گفتگو ہوئی ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: ایسی مجالس سے ہی آپ کو پتہ لگ جانا چاہئے کہ کون نشہ کی برائی میں ملوث ہے۔ مہتمم مقامی کو حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ اپنا نائب مہتمم جامعہ کے سینئر طلباء میں سے کسی کو بنائیں یا یہاں جو تین چار مربیان جماعتی دفاتر میں کام کر رہے ہیں ان میں سے کسی ایک کو بنائیں۔ حضور انور نے فرمایا: پیس ویلیج کی شکایت زیادہ ہے کہ یہاں بعض لڑکوں کو نشہ کی عادت ہے۔ اس لئے سب سے پہلے ان کی تربیت ضروری ہے۔ اور پھر یہ ہے کہ اگر کوئی اس برائی میں ملوث ہے تو اسے مسجد آنے سے نہیں روکنا۔ اس کو تو قریب لانے کے لئے ضرور مسجد لائیں۔ لیکن اس کی نگرانی رکھیں کہ اس کی دوسرے لڑکوں سے دوستی نہ ہو جائے اور اس کی وجہ سے دوسرے نشہ کے عادی نہ بن جائیں لیکن اسے یہ کہنا کہ تم مسجد نہیں آسکتے تم نشہ کر رہے ہو۔ تو وہ باہر بیٹھ کر وہی کام کرتا رہے گا۔ مسجد آنے کے نتیجہ میں اس کی کم از کم کوئی Attachment تو جماعت کے ساتھ ہوگی۔ اب کل ہی مجھے مربیان کی میٹنگ میں ایک مربی نے بتایا کہ ایک لڑکے کو کہا کہ نماز پر مسجد چلو تو اس نے آگے سے کہا کہ مجھے Ban کیا ہوا ہے میں مسجد نہیں جاسکتا۔ Ban کرنے کا تو کسی کو اختیار نہیں ہے۔ آپ نے تو ایسے لڑکوں کو قریب لانا ہے، نہ کہ ان کے مسجد آنے پر پابندیاں لگانی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: یہاں جب اکٹھے رہ رہے ہیں تو اکٹھے رہنے کے جو فوائد ہیں وہ زیادہ ہونے چاہئیں اور نقصان کم لیکن یہاں بعض دفعہ نقصان زیادہ ہو رہے ہیں۔ نعرے تو آپ بڑی بلند آواز میں لگاتے ہیں لیکن صرف نعروں سے دنیا فتح نہیں ہوا کرتی۔ عمل سے ہوتی ہے اور آپ نے اپنے اندر عمل پیدا کرنے کی کوشش کرنی ہے۔

مہتمم مال سے حضور انور نے بجٹ کے حوالہ سے دریافت فرمایا۔ جس پر مہتمم مال نے بتایا کہ ہمارا ایک ملین ڈالرز کا بجٹ ہے۔ سات لاکھ دس ہزار ڈالرز ممبرشپ چندہ ہے اور ایک لاکھ 78 ہزار اجتماع کا چندہ ہے۔ باقی اطفال الاحمدیہ اور بعض دوسری مدّات کو شامل کر کے مجموعی طور پر ایک ملین ڈالرز بن جاتا ہے۔ حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ ہر خادم سے کوشش کر کے چندہ لیں خواہ کوئی تھوڑا دیتا ہے یا زیادہ، کچھ نہ کچھ ضرور دے اور ہر خادم کا خدام الاحمدیہ کے ساتھ جڑنا ضروری ہے۔

مہتمم اطفال سے حضور انور نے اطفال کی تجنید کے بارہ میں دریافت فرمایا جس پر مہتمم اطفال نے بتایا کہ مجالس کے لحاظ سے 1980 تجنید ہے جبکہ ہمارے مرکز کے ریکارڈ کے مطابق اطفال کی تجنید 2154 ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا: مجالس کو کہیں کہ اپنی تجنید ٹھیک کرو۔ اپنی عاملہ میں تجنید کا کوئی ایسا سیکرٹری بنائیں جو مجالس کے پیچھے پڑا رہے اور تجنید ٹھیک اور مکمل کروائے۔

حضور انور نے مہتمم اطفال کو ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ بچپن میں جو 15,14 سال کی عمر ہے اس میں نشہ وغیرہ کی عادت پڑتی ہے۔ اس عمر میں آپ لوگ خاص طور پر نظر رکھیں اور باقاعدہ ایک پلان بنائیں کہ کس طرح ان کی تربیت کرنی ہے۔ اس کام کے لئے اپنے ساتھ عاملہ میں یا اپنے نائب کے طور پر نوجوان مربیان میں سے کسی مربی کو رکھیں۔ دو مربیان ہو جائیں تو بہتر ہے۔ پھر ان کے مجالس کے دورے بھی کروانے ہوں گے۔ خاص طور پر جو 13 تا 15 سال کے بچے ہیں ان کو سنبھالنا بہت ضروری ہے۔ آپ اطفال میں سنبھال لیں گے تو پھر خدام الاحمدیہ میں جا کر تربیت کے شعبہ کو زیادہ محنت نہیں کرنی پڑے گی۔ محنت جو کرنی ہے بچپن میں کر دیں۔

مہتمم تعلیم کو حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ اب چند دنوں تک خدام الاحمدیہ کا نیا سال شروع ہو رہا ہے اس لئے اپنا نئے سال کا پلان جلد بنالیں۔

مہتمم عمومی نے حضور انور کے استفسار پر اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ جماعتوں میں جو ہمارے سنٹرز ہیں، مساجد ہیں وہاں اکثر سنٹرز میں خدام سیکورٹی کی ڈیوٹی دیتے ہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا: جن جماعتوں میں بھی خدام موجود ہیں وہاں سنٹرز میں ڈیوٹی ہونی چاہئے۔

مہتمم تربیت کو حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ جو پلان پہلے بنا ہوا ہے وہ لے لیں اور اس میں مزید جو اضافہ کرنا ہے اور اپنے پروگرام کے مطابق اس میں جو شامل کرنا ہے وہ کر کے صدر صاحب سے منظوری لے کر کام شروع کریں۔ تربیت بڑی اہم چیز ہے۔ تربیت اگر ہو جائے تو پھر جو باقی شعبے ہیں، شعبہ مال، تبلیغ اور جو دوسرے شعبے ہیں ان سب کی مدد ہو جاتی ہے۔ تربیت کا شعبہ سب سے اہم ہے۔

مہتمم اشاعت نے حضور انور کے استفسار پر بتایا کہ گزشتہ سال ہمارا خدام کا رسالہ تین بار شائع ہوا تھا۔ اس سال چھ رسالے شائع کرنے کا پروگرام ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا اس کا مطلب ہے ہر دو ماہ بعد شائع ہوگا۔

مہتمم تبلیغ کو حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ اپنے ساتھ تبلیغ کے لئے ایک ٹیم بنائیں۔ ٹیم کے بغیر کام نہیں ہوتا۔ تربیت والوں کو بھی ٹیم بنانا ہوگی۔ زیادہ سے زیادہ لڑکے تبلیغ کے پروگراموں میں شامل کریں۔

مہتمم تبلیغ نے بتایا کہ خدام الاحمدیہ نے 43 بیعتیں کروائی تھیں ان میں سے 26 کے ساتھ بڑا اچھا رابطہ ہے جبکہ باقی کے ساتھ ابھی رابطہ نہیں ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا جن لوگوں کے ذریعہ یہ بیعتیں ہوئی تھیں۔ ان کے ذریعے یہ رابطے قائم کریں۔ وہ بیعتیں کروانے والے انصار ہیں یا لجنہ ہے یا کوئی بھی ہے۔ ان کے ذریعہ رابطہ کرنے کی کوشش کریں۔

حضور انور نے مہتمم تربیت نومبائعین سے دریافت فرمایا کہ گزشتہ تین سال میں جو خدام کی بیعتیں ہیں وہ 54 ہیں۔ گزشتہ سال خدام کے ذریعہ جو 46 بیعتیں ہوئی ہیں ان میں سے خدام کی تعداد صرف آٹھ ہے۔ حضور انور نے فرمایا: ان سب کے ساتھ آپ کا مستقل رابطہ رہنا چاہئے۔ ان کی تربیت کا ایسا پروگرام بنائیں کہ تین سال کے اندر یہ جماعت کی Main stream میں آجائیں۔

حضور انور نے سیکرٹری تبلیغ کو مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا: اپنا تبلیغ کا پلان بنائیں اور بڑا Ambitious پلان ہونا چاہئے اور اپنا بیعتوں کا ٹارگٹ کم از کم 100 رکھیں۔ مہتمم تبلیغ نے بتایا کہ ہم خدام کو تبلیغ کیلئے تیار کر رہے ہیں اور ایک پروگرام یہ ہے کہ خصوصی داعی الی اللہ تیار کریں انکی تعداد 260 ہے۔ اسی طرح ہم بعض سیمینارز کا بھی انعقاد کر رہے ہیں۔

محاسب نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ حسابات چیک کرتا ہوں۔ حضور انور نے فرمایا: محاسب کا کام یہ ہے کہ ہر تیسرے مہینہ حسابات کا پورا آڈٹ کیا کرے اور جو بل ہیں وہ محاسب سے پاس ہو کر جانے چاہئیں۔

مہتمم خدمت خلق نے عرض کیا کہ ہمارا پروگرام یہ ہے کہ آئندہ سال ایک ہزار بلڈ ڈونر یونٹس اکٹھے کریں۔ حضور انور نے فرمایا: خدام اپنی چیریٹی واک آرگنائز کریں۔ انصار اللہ اپنی علیحدہ چیریٹی واک کرے۔ جماعتی نظام یا ہیومینٹی فرسٹ کے ذریعہ جو چیریٹی واک ہوتی ہے وہ اپنی جگہ ہے لیکن خدام نے اپنی علیحدہ چیریٹی واک آرگنائز کرنی ہے۔

حضور انور نے فرمایا: یوکے میں خدام الاحمدیہ نے چیریٹی واک میں چار لاکھ پاؤنڈ کے قریب اکٹھا کر لیا تھا اور انصار اللہ نے اپنی چیریٹی واک میں قریباً پونے چار لاکھ پاؤنڈ اکٹھا کر لیا تھا۔ اگر یہاں بھی خدام کی اور انصار کی اپنی اپنی چیریٹی واک ہو تو بہت بہتر رزلٹ آسکتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: جب چیریٹی واک کے ذریعہ یہ رقم اکٹھی ہو تو پھر لوکل چیریٹیز اور نیشنل چیریٹیز کو دیں۔ اس موقع پر پریس اور میڈیا کو بلائیں تا کہ لوگوں کو پتہ لگے کہ احمدی نوجوان دنیا کے لئے خدمت کر رہے ہیں۔ ہم نے اپنی کوئی مشہوری نہیں کرنی اور نہ کوئی اپنا احسان جتانا ہے اور نہ یہ چرچا کرنا ہے کہ ہم نے یہ پیسے اکٹھے کئے ہیں۔ پریس اور میڈیا کو اس

لئے بلانا ہے کہ اسلام کا جو نام بدنام ہو رہا ہے اس کی صحیح تصویر پیش کرنی ہے اور اسلام کا پیغام پہنچانے کے لئے نئے راستے کھلیں گے۔

حضور انور نے فرمایا: ان جگہوں پر بھی چیریٹیز کو رقم تقسیم کریں جہاں جماعت کا تعارف نہیں ہے اور جن جگہوں پر تعارف ہے وہاں بھی تقسیم کریں۔حضور انور نے فرمایا: مختلف پروگراموں میں بہت سے لوگ آ کر مجھے ملتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمیں اسلام کا پتہ نہیں ہے۔ یہ لوگ احمدیوں سے تعلقات کی وجہ سے فنکشن پر آتے ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ آپ کے ان لوگوں کے ساتھ تعلقات ہیں وہ سطحی قسم کے ذاتی تعلقات ہیں۔ جو جماعت کا، اسلام کا تعارف ہے وہ آپ لوگ ان کو صحیح طرح نہیں دیتے۔ اگر صرف آپ کا ذاتی تعارف ہے تو کوئی فائدہ نہیں۔ اسلام کا تعارف اصل چیز ہے۔ مہتمم تجنید سے حضور انور نے تعداد کے بارہ میں دریافت فرمایا جس پر موصوف نے بتایا ہماری 4506 تجنید ہے۔

مہتمم مال نے حضور انور کے استفسار پر بتایا کہ ہمارے ریکارڈ میں شعبہ تجنید کی نسبت پندرہ، سولہ سو کی کمی ہے۔حضور انور نے فرمایا: آپ مجالس میں اپنے منتظم تجنید کو فعال کریں جو گراس رُوٹ لیول پر جا کر تجنید مکمل کرے اس طرح آپ کی تجنید بہت بہتر ہو سکتی ہے۔ نیز حضور انور نے فرمایا: آپ خود بھی مجالس کے دورے کریں۔ اسی طرح باقی ہر مہتمم بھی سال میں ایک یا دو دورے اپنی مجالس کے کرے اس طرح آپ کے منتظمین Active ہوں گے۔

مہتمم وقار عمل نے حضور انور کی خدمت میں اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا جو بھی جماعتی اِیونٹس ہوتے ہیں ان کی تیاری اور وائنڈ اَپ خدام کرتے ہیں۔ اسکے علاوہ بریڈفورڈ میں جو ہماری زمین ہے وہاں وقار عمل ہوتا ہے۔

مہتمم امور طلباء نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ طلباء کی تعداد 1209 ہے۔ یونیورسٹی میں 394 طلباء تعلیم حاصل کر رہے ہیں اور ہائی سکول جانے والے طلباء کی تعداد سات سو ہے۔حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ طلباء کو Encourage کریں کہ یونیورسٹیوں میں جایا کریں۔ خاص طور پر پاکستان سے آنے والے جو وہاں میٹرک، ایف اے کر کے آ رہے ہیں اور جو رفیوجیز بن کے آ رہے ہیں ان کو بھی کہیں کہ پڑھائی کی طرف توجہ دیں۔ اسی طرح یہاں گریڈ 12 کرنے کے بعد بعض طلباء آگے نہیں پڑھتے۔انہیں بھی توجہ دلائیں کہ وہ پڑھائی کی طرف توجہ دیں۔

مہتمم صنعت و تجارت کو حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا: اپنا پلان بنائیں اور جو خدام فارغ بیٹھے ہیں انہیں کام پر لگائیں۔ فارغ بیٹھے ہوئے انٹرنیٹ دیکھتے رہتے ہیں اور گپیں مارتے ہیں اور بعض نشہ بھی کرتے رہتے ہیں اس وجہ سے نشہ بھی بڑھ رہا ہے اور غلط قسم کی حرکتیں بھی بڑھ رہی ہیں اور اسی لئے شادیاں ہونے کے بعد رشتے بھی ٹوٹ رہے ہیں۔ جو سوچ ہے وہ صحیح نہیں ہے۔ ہر شعبہ اگر اپنا اپنا کام کر رہا ہو تو ہر شعبہ ہی تربیت کا شعبہ بن جاتا ہے۔

مہتمم صحت جسمانی نے حضور انور کے استفسار پر بتایا کہ خدام باسکٹ بال اور کرکٹ وغیرہ کھیلتے ہیں۔حضور انور نے فرمایا: آپ کے پاس یہ ریکارڈ ہونا چاہئے کہ کتنے خدام گیم کرتے ہیں۔مجالس سے آپ کے شعبے کے حوالہ سے کیا رپورٹس آتی ہیں۔آپ بھی نئے سال کا پلان بنائیں۔

مہتمم تحریک جدید کو حضور انور نے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا: آپ کے پاس کیا ریکارڈ ہے۔خدام الاحمدیہ نے کتنا حصہ تحریک جدید میں ڈالا ہے۔آپ نے کتنا مجموعی چندہ اکٹھا کیا ہے۔ جو آپ کا حصہ ہے۔آپ کا Share ہے اس کا تو آپ کے پاس ریکارڈ ہونا چاہئے۔ بعدازاں چار معاونین صدر نے باری باری اپنے سپرد کام کے بارہ میں بتایا۔اس کے بعد قائدین علاقہ جات نے باری باری بتایا کہ ان کے سپرد کون کون سے علاقے ہیں اور کتنے ریجن اور مجالس ہیں۔حضور انور نے قائدین علاقہ اور ریجنل قائدین سے فرمایا کہ آپ کی بھی ذمہ داری ہے کہ خدام کی تربیت کی طرف توجہ دیں۔تربیت کرلیں تو باقی سارے کام آسان ہو جاتے ہیں۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے عاملہ کے ممبران کو سوالات کرنے کی اجازت عطا فرمائی۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: کہ اگر خدام

الاحمدیہ کوضرورت ہے کہ وہاں کسی مبلغ کی appointment ہوتو باقاعدہ لکھ کردیں۔اب میں نے یوکے میں وہاں اعتماد کے شعبہ کو ایک مربی دے دیا ہے۔اجازت کا سوال نہیں ہے۔اس کے لئے درخواست لکھیں کہ یہ ہماری درخواست ہے۔آپ لکھ کردیں تو میں دیکھوں گا۔

مجلس خدام الاحمدیہ کی حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ میٹنگ دو بجکر تیس منٹ پر ختم ہوئی۔ (بحوالہ اخبار بدر،2/مارچ2017)

❀❀❀

نوجوان اپنی زندگیاں تبلیغ اسلام کی خاطر وقف کریں

ازطرف شعبہ امور طلباء حلقہ مبارک قادیان

سیدنا حضرت مسیح موعودعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے 1906ء میں ’’شاخ دینیات‘‘ کا اجراء فرمایا تھا جو کہ اب جامعہ احمدیہ کی شکل اختیار کر چکی ہے۔ اس جامعہ کے اجراء کا مقصد علمائے دین و مبلغین تیار کرنا تھا۔گزشتہ ایک سودس سال سے اس جامعہ سے سینکڑوں علماء اور مبلغین کرام فارغ التحصیل ہوکر دنیا بھر میں فریضۂ تبلیغ ادا کر چکے ہیں اور الحمدللہ اب بھی کر رہے ہیں اور انشاءاللہ تعالیٰ یہ سلسلہ ہمیشہ جاری رہے گا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے حالیہ خطبہ جمعہ میں جماعت کو مربیان کی ضرورت کے بارہ میں بتاتے ہوئے فرماتے ہیں:’’جماعت کو مربیان اور مبلغین کی ضرورت ہے اور یہ ضرورت بہت بڑھ رہی ہے بلکہ بڑھ گئی ہے اس لئے زیادہ سے زیادہ واقفین نو کو جامعہ احمدیہ میں تعلیم حاصل کرنے کیلئے آنا چاہئے۔ والدین بچپن سے ہی لڑکوں کو اس طرف توجہ دلائیں اور ان کی تربیت کریں۔ایسی تربیت کریں کہ ان کو جامعہ احمدیہ میں داخل ہونے کا شوق پیدا ہو۔‘‘

(خطبہ جمعہ 10/مارچ2017)

پس فریضۂ تبلیغ کے اس عظیم الشان سلسلہ کو جاری رکھنے کیلئے اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر سال دنیا بھر میں موجود مختلف جامعات سے سینکڑوں کی تعداد میں احمدی نوجوان حضرت مسیح موعودعلیہ السلام اور آپ کے خلفائے کرام کی نصائح کے مطابق اپنی زندگیاں خدمت دین کی خاطر وقف کرتے ہیں۔ان نوجوانوں میں یہ قوت ایمانی اور جذبۂ قربانی خدا تعالیٰ کا ایک بڑا فضل ہے اور نظام خلافت کی ایک بہت بڑی برکت ہے۔

سیّدنا حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے ایک حالیہ خطبہ جمعہ میں مبلغین جو اپنی زندگیاں تبلیغ اسلام کی خاطر وقف کر کے جامعات میں داخل ہوتے ہیں کے بارہ میں فرمایا:’’اپنے آپ کو وقف کر کے اللہ تعالیٰ کے دین کے سپاہیوں میں شامل ہونے کیلئے پیش کرنا یقیناً ان کی سعادت مندی اور دین کو دنیا پر مقدم کرنے کے عہد کو پورا کرنے کا اظہار ہے۔‘‘(خطبہ جمعہ 10/مارچ2017)

پس اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اپنی زندگیوں کو خدا تعالیٰ کی راہ میں وقف کرنا کس عظیم الشان مرتبہ کا حامل ہے۔ لہٰذا ضرورت ہے کہ زیادہ سے زیادہ احمدی نوجوان خلیفہ وقت کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اپنی زندگیاں وقف کرتے ہوئے اپنے آپ کو اس عظیم فریضہ کیلئے پیش کریں۔ تاہم زندگی وقف کر کے جامعہ احمدیہ میں داخلہ لینے کے خواہش مند نوجوانوں کیلئے ضروری ہے کہ وہ اس خواہش کو عملی جامہ پہنانے کیلئے خدا تعالیٰ کے ارشاد وَلَوْ اَرَادُوا الْخُرُوْجَ لَاَعَدُّوْا لَهٗ (یعنی اگر اُن کا (جہاد پر) نکلنے کا ارادہ ہوتا تو وہ ضرور اسکی تیاری بھی کرتے۔ (سورۃ التوبہ:46) کے تحت اپنی کوشش اور تیاری ابھی سے شروع کردیں۔

پنجگانہ نماز باجماعت کا پورا اہتمام کریں اور اللہ تعالیٰ کے حضور اپنی اس نیک خواہش کیلئے مدد مانگتے ہوئے دعائیں کریں۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت اقدس میں دعا کیلئے خطوط لکھتے رہیں۔نظارت تعلیم قادیان یا جامعہ احمدیہ کو بھی اپنے اس نیک ارادہ سے مطلع فرمائیں تاکہ تفصیلی ہدایات اور داخلہ فارم وغیرہ بروقت بھجوایا جا سکے۔اللہ تعالیٰ احمدی نوجوانوں کو حوصلہ اور توفیق عطا کرے کہ وہ خدمت دین کیلئے اپنی زندگیاں وقف کریں اور اخلاص وفا سے قدم آگے بڑھائیں۔آمین ❀❀❀

تقریر برائے تیاری سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

خلیفہ وقف سے ذاتی محبت

(شیخ مجاہد احمد صاحب شاستری مہتمم اشاعت مجلس خدام الاحمدیہ بھارت)

قابل احترام صدر صاحب و معزز جج صاحبان

متفرق طبیعتوں اور اَشیا کو ایک جگہ اکٹھا رکھنے کا وہ رہنما اصول جو حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا وہ یہی ہے کہ جب تین لوگ ایک جگہ اکٹھے ہوں چاہے سفر میں چاہے حضر میں، تو وہ اپنے میں سے ایک کو اپنا سردار بنالیں۔ یہ تو دنیاوی نظام ہے اور دنیاوی نظام بھی سردار بنائے بغیر، لیڈر چنے بغیر مکمل اور آسان نہیں ہو پاتا، کجا یہ کہ مذہبی اور خالصتاً دینی نظام کو بغیر کسی رہنما کے چلانے کا دعویٰ یا کوشش کی جائے۔

آپ بالکل درست سمجھے، کہ ایک نبی دنیا میں پاکیزہ اخلاق سے بھرپور معاشرہ قائم کر چکنے اور مختلف طبائع کے لوگوں کو ایک سائے تلے لا چکنے کے بعد جب وفات پا جاتا ہے تو وہ لوگ جو اس پر جان و مال فدا کر چکے ہوتے ہیں، پریشان ہو جاتے ہیں، اُن کے گویا دل ٹوٹ جاتے ہیں۔ اب انہیں کسی اَور ویسی ہی بلند پایہ شخصیت کی ضرورت ہوتی ہے جو حسبِ ضرورت وقتاً فوقتاً اللہ تعالیٰ سے نور حاصل کر کے ان کی رہنمائی کر سکے۔ سو نبی کے بعد اُس کی خلافت کی اہمیت اُس درخت کی ہو جاتی ہے جہاں ٹوٹے دلوں والے، تھکے ماندے پیروکارانِ نبوت، اُمید و بیم کی کیفیت اور گومگو کی حالت کا شکار ہو کر سایہ تلاش کرتے ہیں کہ اب ہمارا کیا بنے گا؟ تو کیا اللہ تعالیٰ اُن کو چھوڑ دیتا ہے؟ نہیں ہرگز نہیں! بلکہ اللہ تعالیٰ چند لمحے ان کو بے سروسامان چھوڑ کر یہ بتاتا ہے کہ دیکھو نبوت کی کس قدر اہمیت تھی اور ہے اور اب تم میں نبوت نہیں رہی تو تمہیں کس قدر ضرورت محسوس ہوئی ہے خلافت کی جو عَلٰی مِنْهَاجِ النَّبُوَّةِ یعنی نبوت کے ہی اصول مدنظر رکھتے ہوئے تمہارے اندر قائم کی گئی ہو۔

تو معزز حاضرین! کوئی عام معاشرہ یا مذہبی معاشرہ اور دینی جذبات ایک جسم کی حیثیت رکھتے ہیں تو نبوت کے بعد خلافت اُس جسم میں رُوح رَواں کی حیثیت رکھتی ہے جس کے بغیر ٹوٹے ہوئے دل جوڑے نہیں جا سکتے، پریشانیاں دُور نہیں ہو سکتیں، خوف کو امن میں تبدیل نہیں کیا جا سکتا، دین کو مضبوط نہیں رکھا جا سکتا اور سب سے بڑی بات یہ کہ لوگوں کو متحد نہیں رکھا جا سکتا، ان کے دلوں میں توحید اور رسالت کے بارہ میں اُٹھنے والے شکوک کے طوفان کا منہ نہیں موڑا جا سکتا۔

سامعین کرام۔ اللہ تعالیٰ کا ہم ہر ہزار ہزار شکر ہے کہ اُس نے ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ قائم شدہ خلافت کے ذریعہ ایک بار پھر ایک لڑی میں پرو دیا ہے اور ہمیں ایک وحدت کے نظام سے جوڑ دیا ہے۔ ہم سب کے لئے ہمارے شفیق مہربان خلیفۃ المسیح کا بابرکت وجود موجود ہے۔

ہمارا اولیں فرض ہے کہ ہم اُس خلیفۃ المسیح کے ساتھ اپنے ذاتی تعلق کو مضبوط سے مضبوط کریں۔ اس کے لئے کچھ بنیادی اصولوں کی طرف خاکسار عرض کرنا چاہتا ہے۔ پہلا فرض تو یہ ہے کہ ہم انعام خلافت پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں۔ اس نعمت کی عظمت صحیح ادراک کا احساس پیدا کریں اور دل کی گہرائی سے ہمیشہ اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کریں

نبی کی نیابت کے حوالہ سے خلیفہ وقت کا مقام بہت ہی بلند و بالا ہے۔ اللہ تعالیٰ جب کسی فرد کو تاج خلافت سے سرفراز فرماتا ہے تو ہی انسان جو لوگوں کی نظروں میں کل تک ایک عام انسان تھا اللہ کے نور سے منور ہو کر

ایک نورانی وجود بن جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ سے اُس کا ایسا قریبی تعلق پیدا ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اُسے قبولیت دعا کا اعجاز عطا فرماتا ہے۔ خلیفۂ وقت کو خدا تعالیٰ کی طرف سے ملنے والے نورِ علم و معرفت اور مقام قبولیت دعا سے برکت حاصل کرنے کے لئے مومنین کی ایک اہم ذمہ داری یہ ہے کہ وہ خلیفہ وقت کے ساتھ محبت و عقیدت اور فدائیت کا ایک ذاتی اور قریبی تعلق رکھیں۔ یہ وہ نعمت ہے جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں اتنے متنوع انداز میں اور اتنی سہولت میں میسر کی ہے جیسی اس سے قبل کبھی نہ تھی۔ خلیفہ وقت سے ذاتی اور فیملی ملاقات کی صورت آج ہر احمدی کو میسر ہے۔ خواہ وہ دنیا کے کسی ملک میں رہتا ہو خلیفہ وقت کے قدموں میں حاضر ہو کر وہ یہ شرف حاصل کر سکتا ہے۔ پھر حضور انور کے عالمگیر دورہ جات کے دوران اُن ممالک کے احمدیوں کو یہ سعادت اپنے ملک میں رہتے ہوئے مل جاتی ہے۔ خطوط فیکس اور ای میلز کے ذریعہ حضور انور سے براہ راست رابطہ پورا انتظام موجود ہے اس سے بھی بھرپور استفادہ کرنا اور خلیفۃ وقت سے مسلسل رابطہ رکھنا ہماری اہم ذمہ داری ہے۔

خلیفہ وقت کے ہر حکم کو پوری شرح صدر سے قبول کرنا اور اُس پر عمل کرنا بھی خلیفہ وقت سے ذاتی تعلق کو بڑھاتا ہے۔ ہر ہفتہ حضور انور کے خطبات کو لائیو ایم ٹی اے پر دیکھنا اور اُس کے مطابق عمل کرنا خلیفۃ المسیح سے ذاتی تعلق کو مزید استوار کرتا ہے

ان سب سے بڑھ کر خلیفہ وقت کے لئے دعائیں کرنا بھی خلفیہ وقت سے ذاتی تعلق قائم کرنے کا ایک بنیادی ذریعہ ہے۔ اس بارے میں ہمارے پیارے خلیفہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس بیان فرماتے ہیں کہ

''میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ دعاؤں کے ذریعہ سے میری مدد کریں اور میں ہر وقت آپ کے لئے دعا گو رہوں کیونکہ **جماعت اور خلافت لازم و ملزوم ہیں**۔ اللہ تعالیٰ مجھے اپنی ذمہ داریاں اُس طرح ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے جس طرح وہ چاہتا ہے۔ **جب سب مل کر خلافت احمدیہ اور خلیفۂ وقت کے لئے دعا کر رہے ہوں گے تو یہ چیز اللہ تعالیٰ کے بے انتہا فضلوں کو کھینچنے والی ہوگی** کیونکہ امام اور جماعت کی دعائیں ایک سمت میں چل رہی ہوں گی، اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو اللہ تعالیٰ سے مانگ رہی ہوں گی۔ تو جب ایک سمت میں چل رہی ہوں گی تو دعائیں کرنے والوں کی سمتیں بھی ایک طرف چلتی رہیں گی۔ ان کو بھی یہ خیال رہے گا کہ جب ہم دعا کر رہے ہیں تو ہمارے عمل بھی ایسے ہونے چاہئیں جو اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق ہوں، اس سمت میں جا رہے ہوں جہاں خلیفۂ وقت اور اللہ اور رسول کے حکموں کے مطابق ہمیں جانا چاہئے یا خلیفۂ وقت اللہ اور رسول کے حکموں کے مطابق ہمیں لے جانا چاہتا ہے۔ اگر اس احساس کے ساتھ دعا کر رہے ہوں گے تو اپنی اصلاح کی بھی ساتھ ساتھ توفیق ملتی رہے گی اور امام کے لئے نگرانی کا کام بھی آسان ہو رہا ہوگا۔

پس اس نکتہ کو ہر احمدی کو سمجھنا چاہئے کہ جہاں امام کی ذمہ داری ہے کہ انصاف قائم کرے اور اللہ اور رسول کے حکموں کے مطابق جماعت کی تربیت کی طرف توجہ دے، ان کی تکلیفوں کو دور کرنے کی کوشش کرے، ان کے لئے دعائیں کرے وہاں افراد جماعت کو بھی اس احساس کو اپنے اندر قائم کرنا ہوگا کہ اگر ہمیں خلافت سے محبت ہے تو ہم بھی اپنی حالتوں کو دیکھیں اور ان کی طرف دیکھتے ہوئے اپنی زندگی کو اس نہج پر چلانے کی کوشش کریں جس جس پر خدا اور رسول کے حکموں کے مطابق ہماری زندگی چلنی چاہئے یا جس طرف ہمیں خلیفۂ وقت چلانا چاہتا ہے''۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ مورخہ 6/اپریل 2007ء)

اللہ تعالیٰ ہم میں سے ہر ایک کو خلیفۃ المسیح سے اپنے ذاتی تعلق کو مضبوط سے مضبوط تر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

❁❁❁

ضروری اعلان

بابت سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ واطفال الاحمدیہ بھارت

(مؤرخہ 14،15،16 اکتوبر 2017ء)

ہندوستان بھر کے جملہ خدام واطفال کی آگاہی کے لئے تحریر ہے کہ

سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہِ شفقت مرکزی سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ ومجلس اطفال الاحمدیہ بھارت 2017 کے لئے مؤرخہ 14،15،16 اکتوبر بروز ہفتہ اتوار سوموار کی منظوری مرحمت فرمادی ہے الحمدللہ۔

سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ ومجلس اطفال الاحمدیہ بھارت کا تفصیلی لائحہ عمل شروع سال ہی میں تمام مجالس میں بھجوادیا گیا ہے۔ اس لائحہ عمل کے مطابق جملہ خدام واطفال بھرپور تیاری کریں۔ جملہ ضلعی، علاقائی، مقامی قائدین کو تاکید کی جاتی ہے کہ سالانہ اجتماع میں ہونے والے پروگرامز کے مطابق مقامی، ضلعی وعلاقائی اجتماع منعقد کریں اور زیادہ سے زیادہ خدام و اطفال کو ان اجتماعات اور پھر مرکزی اجتماع میں شامل کرنے کی کوشش کریں۔ اسی طرح جملہ خدام و اطفال سے درخواست ہے کہ ابھی سے اجتماع کی تیاری کریں اور نئے جوش وولولہ کے ساتھ جملہ پرگرامز میں حصہ لیتے ہوئے مرکزی سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ ومجلس اطفال الاحمدیہ بھارت میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں شرکت کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کے ساتھ ہو۔ آمین

(صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت)

...سنگ کے موقع پر خدام الاحمدیہ قادیان کی خدمات...

سنگ میں سکھ احباب چولہ بابا نانک کی زیارت کیلئے ڈیرہ بابا ناک کا سفر اختیار کرتے ہیں جس کیلئے یہ تمام احباب وخواتین قادیان سے ہوتے ہوئے جاتے ہیں۔لہٰذا مجلس خدام الاحمدیہ قادیان کی جانب سے اس سنگ میں درج ذیل خدمات پیش کی گئیں۔

1۔**میڈیکل کیمپ:**۔مورخہ 2 مارچ کی شام سے احمدیہ چوک کے پاس مجلس خدام الاحمدیہ قادیان کی جانب سے ایک فری میڈیکل کیمپ لگایا گیا۔اس میڈیکل کیمپ میں مکرم منصور گھنو کے صاحب کی زیرنگرانی -/1000 روپئے کی ادویات مریضوں کو مفت دی گئیں ۔ یہ میڈیکل کیمپ 3 مارچ کو صبح 8 بجے تک چلتا رہا۔ اللہ کے فضل سے جماعت کے اس میڈیکل کیمپ کا غیراز جماعت لوگوں میں بہت اچھا اثر پڑا۔

2۔**سنگ کے موقع پر جماعتی نمائندہ کی تقریر:**۔مکرم مبشر احمد صاحب خادم نائب مہتمم صاحب مقامی مجلس خدام الاحمدیہ قادیان کو محلہ اکال گڑھ قادیان کی طرف سے جماعت احمدیہ کے نمائندہ کے طور پر بلایا گیا ۔موصوف نے بڑے احسن رنگ میں جماعت احمدیہ اور گورونانک دیو جی مہاراج کی تعلیم کا ذکر کیا اور گوروگرنتھ صاحب کے شلوک پڑھ کر ان کی عمدہ تعلیم کا تذکرہ کیا۔

3۔**سنگ کے موقع پر زردہ تقسیم:**۔مورخہ 3 مارچ کو سنگ کے موقع پر حلقہ دارالفضل مجلس خدام الاحمدیہ قادیان کے خدام نے بڑے جذبے کے ساتھ سنگ میں تشریف لائے لوگوں میں زردہ تقسیم کیا۔صبح 6 بجے سے 10:30 بجے تک سنگ میں زردہ تقسیم کیا گیا۔بعض لوگوں کو خدام کے سر پر ٹوپی دیکھ کر معلوم ہوا کہ ہم مسلمان ہیں تو وہ لوگ بہت متاثر ہوئے اور خدام کی حوصلہ افضائی کی۔

آخر میں آپ محترم سے دُعا کی درخواست ہےکہ اللہ تعالیٰ ہماری اس مساعی کو قبول فرمائے اوراس کے بہترین نتائج عطا فرمائے اوران پروگراموں میں جن خدام نے شمولیت اختیار کی اللہ تعالیٰ ان کو اجرعظیم سے نوازے۔آمین۔

Study Abroad
10 Years
Quality Service
Est. 1992

Study Abroad

10 Offices Across India

All Services Free of Cost

سٹڈی ابراڈ

Prosper Overseas
Is the India's Leading Overseas Education Company.

About Us

Prosper Overseas is a One STOP SOLUTION to all International Study Needs. Representing over 500 Universitites / Colleges in 9 Countries since last 10 years

Achievements

* NAFSA Member Association, USA.
* Certified Agent of the British High Commission
* Trusted Partner of Ireland High Commission
* Nearly 100% success Rate in Student Admissions in various institutions abroad, Training Classes, and Student Visas.

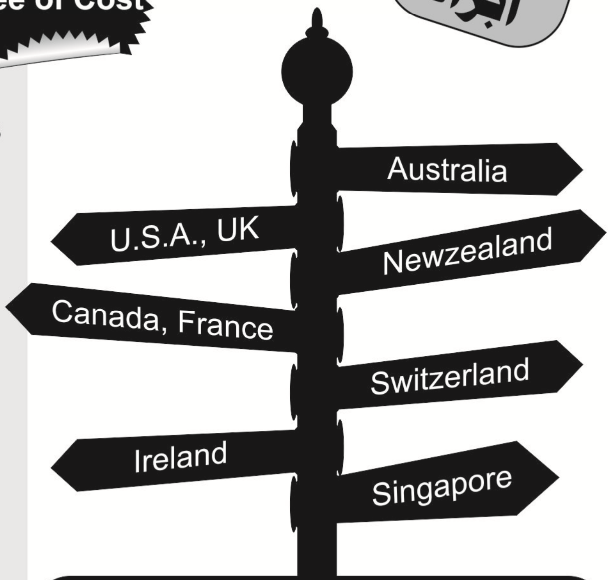

بیرون ممالک میں اعلیٰ پڑھائی کرنے کیلئے رابطہ کریں

CMD : Naved Saigal

Website : www.prosperoverseas.com

e-mail : info@prosperoverseas.com

National helpline : 9885560884

Corporate Office
Prosper Education Pvt. Ltd.
1-7-27/6, Behind Green Park Hotel, Green Lands,Ameerpet,
Hyderabad - 500016, Andhra Pradesh, Phone : +91 40 49108888

ملکی رپورٹیں

(مرتبہ از سید عبدالہادی ممبر مجلس ادارت مشکوٰۃ)

1) ہاری پاری گام، کشمیر: (از ادریس احمد قائد مجلس)

مورخہ 13 دسمبر بعد نماز مغرب جماعت احمدیہ ہاری پاری گام میں جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم شاندار طریق پر منعقد کیا گیا۔ جس میں مقررین نے سیرت رسولؐ کے مختلف پہلوں پر روشنی ڈالی۔

2) وڈمان، تلنگانہ: (از محمد رفیق معلم سلسلہ)

الحمد للہ مورخہ 20 فروری کو جماعت احمدیہ وڈمان ضلع محبوب نگر کو جلسہ یوم مصلح موعودؓ منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ یہ جلسہ بعد نماز مغرب و عشاء منعقد کیا گیا اس جلسہ میں تلاوت، نظم، پیشگوئی مصلح موعودؓ کے علاوہ اس دن کی مناسبت سے مقررین نے تقاریر کی۔ اس جلسہ کی حاضری 58 افراد پر مشتمل تھی۔

3) حیدرآباد، تلنگانہ: (از محمد کلیم خان مبلغ انچارج)

مورخہ 19 فروری 2017 کو یوم مصلح موعود کی مناسبت سے مسجد الحمد سعید آباد اور حلقہ بشارت نگر میں نماز تہجد ادا کی گئی نماز فجر کے بعد اس دن کی مناسبت سے درس دیا گیا اور جماعتی طور پر صدقہ بھی کرایا گیا۔ اسی طرح اطفال کے مختلف ورزشی مقابلہ جات اور مقابلہ متن پیشگوئی بھی کرایا گیا جس میں 19 اطفال نے شرکت کی ان میں سے عزیزم عثمان حُسین صاحب اول قرار پائے۔ ان تمام بچوں کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے ان میں انعامات تقسیم کئے گئے۔ مورخہ 20 فروری کو مسجد الحمد سعید آباد ایں جلسہ یوم مصلح موعودؓ منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ اس جلسہ میں تلاوت، نظم، پیشگوئی مصلح موعودؓ کے علاوہ اس دن کی مناسبت سے مقررین نے تقاریر کیں۔ اللہ تعالیٰ ہماری مساعی کو قبول فرمائے اور اسکے بہتر نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین

4) چیک ڈیسنڈ، کشمیر: (از مبارک خان قائد مجلس)

الحمدللہ مورخہ 20 فروری کو جماعت احمدیہ چیک ڈیسنڈ کو جلسہ یوم مصلح موعودؓ منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ یہ جلسہ بعد نماز مغرب و عشاء منعقد کیا گیا اس جلسہ میں تلاوت، نظم، پیشگوئی مصلح موعودؓ کے علاوہ اس دن کی مناسبت سے مقررین نے تقاریر کیں۔ اس جلسہ کی حاضری 25 افراد پر مشتمل تھی۔

مورخہ 24 فروری کو مجلس خدام الاحمدیہ چیک ڈیسنڈ کی طرف سے ایک وقار عمل منعقد کیا گیا جس میں مسجد طاہر اور اس کے گردونواح میں صفائی کی گئی۔ اس وقار عمل میں 5 خدام نے شرکت کی۔ اللہ تعالیٰ ہماری مساعی کو قبول فرمائے اور اسکے بہتر نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین

5) آسنور، کشمیر: (از شاہد احمد نائیک قائد مجلس)

یکم فروری کو مجلس عاملہ کی میٹنگ منعقد کی گئی، مورخہ 2 فروری کو 4 خدام نے عطیہ خون پیش کیا۔ مورخہ 3 اور 13 فروری کو گائیڈینس اور کیریئر کونسلنگ کے پروگرام منعقد کئے گئے۔ مورخہ 15 فروری کو وقار عمل کے ذریعہ ایک عام اور رش والے راستہ سے برف ہٹا کر راستہ تیار کیا گیا۔ مورخہ 10 اور 16 فروری کو تربیتی اجلاسات منعقد کئے گئے۔ شعبہ خدمت خلق کے تحت 4000 روپے کی نقدی امداد کی گئی۔ مورخہ 19 فروری کو خدام کے لئے Blood Grouping چیک کرانے کا پروگرام منعقد کیا گیا۔ اسی روز مقابلہ متن پیشگوئی بھی منعقد کیا گیا جس میں 8 خدام کو نمایاں پوزیشن حاصل کرنے پر انعامات سے نوازا گیا۔ اس میں دس ہزار روپے سے زائد چندہ مجلس کی وصولی بھی کی۔ مورخہ 22 فروری کو جلسہ یوم مصلح موعودؓ کا انعقاد بھی کیا گیا۔ روزانہ تعلیمی کلاسز کا بھی انعقاد کیا گیا۔ مورخہ 26 فروری کو مقابلہ نظم خوانی کے تحت 14 خدام نے حصہ لیا جس میں سے نمایاں پوزشن حاصل کرنے والوں میں انعامات تقسیم کئے گئے۔ اللہ تعالیٰ ہماری مساعی کو قبول فرمائے اور اسکے بہتر نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین

اطفال کے صفحات

(از مہتمم اطفال مجلس خدام الاحمدیہ بھارت)

...نیکی کا بدلہ...

’’ہمیں اس خدا تعالیٰ کی ہی پرستش کرنی چاہیے جو کہ ذرہ سے کام کا بھی اجر دیتا ہے...ایک قصہ بیان کیا جاتا ہے اور وہ یہ ہے کہ تین آدمی پہاڑ میں پھنس گئے تھے۔ وہ اسطرح کہ انہوں نے پہاڑ کی غار میں ٹھکانہ لیا تھا۔ جبکہ ایک پتھر سامنے سے آگرا اور راستہ بند کرلیا۔ تب ان تینوں نے کہا کہ اب تو نیک کام ہی بچائیں گے۔ چنانچہ ایک نے کہا کہ ایک دفعہ میں نے مزدور لگائے تھے۔ مزدوری کے وقت ان میں سے ایک کہیں چلا گیا۔ میں نے بہت ڈھونڈا آخر نہ ملا تو میں نے اس کی مزدوری سے ایک بکری خریدی اور اس طرح چند سال تک ایک بڑا گلہ ہو گیا۔ پھر وہ آیا اس نے کہا کہ میں نے ایک دفعہ آپ کی مزدوری کی تھی۔ اگر آپ دیں تو عین مہربانی ہوگی۔ میں نے اس کا تمام مال اس کے سپرد کردیا، اے اللہ! اگر تجھے میرا یہ نیک عمل پسند ہے تو میری مشکل آسان کر۔ اتنے میں تھوڑا پتھر اونچا ہو گیا۔

پھر دوسرے نے اپنا قصہ بیان کیا اور پھر بولا کہ اے اللہ! اگر میری یہ نیکی تجھے پسند ہے تو میری مشکل آسان کر، پتھر ذرا اور اونچا ہو گیا۔ پھر تیسرے نے کہا کہ میری ماں بوڑھی تھی ایک رات کو اس نے پانی طلب کیا میں جب پانی لایا تو وہ سو چکی تھی۔ میں نے اس کو نہ اٹھایا کہ کہیں اس کو تکلیف نہ ہو، اور وہ پانی لیے تمام رات کھڑا رہا۔ صبح اٹھی تو اسے دے دیا۔ اے اللہ! اگر تجھے میری یہ نیکی پسند ہے تو مشکل کو دور کر۔ پھر اس قدر پتھر اونچا ہو گیا کہ وہ سب نکل گئے اس طرح پر اللہ تعالیٰ نے ہر ایک کو نیکی کا بدلہ دے دیا۔‘‘

(ملفوظات جلد ششم صفحہ ۲۶۔۲۷)

دس اہم اور قیمتی باتیں

- ۞ جس میں برداشت کی قوت نہیں وہ سب سے زیادہ کمزور ہے۔
- ۞ انسان کا دل توڑنے والا شخص اللہ کی تلاش نہیں کرسکتا۔
- ۞ بدگمانی اور بدزبانی دو ایسے عیب ہیں جو انسان کے ہر کمال کو زوال میں بدل دیتے ہیں۔
- ۞ سچ بول کر بیشک کسی کا دل توڑ دو۔ مگر جھوٹ بول کر کسی کو خوشی مت دو۔
- ۞ انسان ایک ایسا غافل منصوبہ ساز ہے کہ وہ اپنی ساری پلاننگ میں کبھی اپنی موت کو شامل ہی نہیں کرتا۔
- ۞ مہمان نوازی انسان کو ہلاکت سے بچاتی ہے۔
- ۞ جو لوگوں کو تکلیف دیتے ہیں وہ بھی سکون میں نہیں رہتے۔
- ۞ اگر تم مسکرا کر پریشانیوں کا سامنا کرو تو کبھی کوئی تمہاری مسکراہٹ چھین نہیں سکتا۔
- ۞ سچائی کے راستے پر چلنے والا شخص تنہا رہ جاتا ہے مگر کچھ دیر کیلئے۔
- ۞ کسی کو معاف کر کے اچھا ضرور بنو مگر اُس پر دوبارہ بھروسہ کر کے بیوقوف ہرگز نہ بنو۔

(از عدیل احمد ارسلان۔ جماعت احمدیہ افضل گنج حیدرآباد)

❀❀❀

عَفْوُ الْمُلُوْکِ اِبْقَاءٌ لِلْمُلْکِ (الرافعی عن علی)

بادشاہوں کا معاف کردینا ان کی سلطنت کی بقاء کا باعث ہوتا ہے

از دبیر احمد شمیم، قادیان

از مجلس اطفال الاحمدیہ قادیان

...اذان کے وقت خاموشی...

ایک شخص اپنا مضمون اشتہار دربارہ طاعون سُنا رہا تھا اذان ہونے لگی تو چُپ ہوگیا۔اس پر حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا: ''پڑھتے جاؤ۔اذان کے وقت پڑھنا جائز ہے۔''
(فقہ المسیح صفحہ 54 مرتبہ محترم انتصار احمد نذر صاحب)

❁❁❁

سجدہ والی جگہ پاک ہو تو نماز ہوجاتی ہے

حضرت قاضی عبدالرحیم صاحب روایت کرتے ہیں کہ ایک دفعہ ہم نے سنا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر سجدہ والی جگہ پاک ہو تو نماز ہوجاتی ہے۔یعنی اگر چٹائی یا دری وغیرہ پاک نہ ہو یا مشتبہ ہوگئی ہو تو کوئی ایسا پاک کپڑا ڈال کر نماز ہوجاتی ہے جو صرف سجدہ والی جگہ کو ڈھانپ سکے۔
میں نے اس وقت اس فتویٰ کی حکمت پر غور کیا تھا اور مجھے یہ سمجھ آیا تھا کہ حضرت صاحب نے یہ استنباط بعض وقت جوتی سمیت نماز پڑھ لینے کے جواز سے فرمایا ہوگا۔
(اصحاب احمد جلد 6 صفحہ 126,127 روایت قاضی عبدالرحیم صاحب)

❁❁❁

...غسل نہیں تو تیمّم ہی سہی...

سوال :۔ایک مجذوم غیر احمدی نے دریافت کیا ہے کہ میرا بدن پلید رہتا ہے۔بار بار پاک نہیں کرسکتا نہ وضو۔تو کیا بے وضو نماز پڑھ لوں؟
جواب :۔صرف تیمّم کرلیں۔اگر ظاہری نجاست ہو تو بشرط امکان اس کا ازالہ کرلیں اور بس۔
(الفضل ۲۹/اپریل ۱۹۱۵ء صفحہ ۲ جلد ۲ نمبر ۱۳۳)

اگر کسی کو صاف کپڑا میسر نہ ہو تو وہ گندے کپڑوں میں ہی نماز پڑھ سکتا ہے۔خصوصاً وہم کی بناء پر نماز کا ترک تو بالکل غیر معقول ہے جیسا کہ ہمارے ملک میں کئی عورتیں اس وجہ سے نماز ترک کردیتی ہیں کہ بچوں کی وجہ سے کپڑے مشتبہ ہیں اور کئی مسافر نماز ترک کردیتے ہیں کہ سفر میں طہارت کامل نہیں ہوسکتی۔یہ سب شیطانی وساوس ہیں لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفۡسًا اِلَّا وُسۡعَھَا الٰہی حکم ہے جب تک شرائط کا پورا کرنا اختیار میں ہو ان کے ترک میں گناہ ہے لیکن جب شرائط پوری کی ہی نہ جاسکتی ہوں تو ان کے میسر نہ آنے کی وجہ سے نماز کا ترک گناہ ہے اور ایسا شخص معذور نہیں بلکہ نماز کا تارک سمجھا جائے گا۔
(تفسیر کبیر، جلد اوّل، سورہ بقرہ صفحہ ۱۰۴)

فرمایا:۔کوئی ناپاک نہیں ہوتا۔خدا تعالیٰ کا حکم ہے کہ بامر مجبوری ناپاک حالت میں بھی نماز پڑھے نماز پھر بھی جائز ہے۔خواہ آپ لید سے بھرے ہوئے ہوں تب بھی نماز پڑھیے کیونکہ آپ اپنی خوشی سے تو ایسا نہیں کرتے۔ہاں جتنی طہارت ممکن ہو کریں باقی مجبوری امر ہے۔نماز پڑھیں، نماز نہ چھوڑیں۔ (فائل دینی مسائل 32-A)
(فرمودات مصلح موعود صفحہ 27)

❁❁❁